شناسی

سیرت النبی ﷺ پر امامیہ علماء کی چند جدید کتب کا تعارف

سید رمیز الحسن موسوی[1]

Srhm2000@yahoo.com

قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ قرار دیا ہے جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ مسلمانوں کے نزدیک ایک خاص مقام ومنزلت رکھتے ہیں جو کائنات میں اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اسی مقام و منزلت کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کا گوشہ گوشہ مسلمانوں کی زندگی کے لئے نمونہ عمل ہے اور ہر سچا مسلمان آپؐ کی سیرت کے معمولی سے معمولی حصے کو بھی خصوصی اہمیت دیتا ہے۔اسی سبب سے آپؐ کی حیات مبارکہ کے ابتدائی ایام سے لے کر آپ ﷺ کے اس جہان فانی سے رحلت فرما جانے تک کے معمولی ترین واقعات کو قلم بند کرنے کی سعی کی گئی ہے اور سیرت النبی ﷺ مسلمان محققین اور اہل قلم کے لئے ایک خاص مضمون کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں دنیا کی ہر زندہ زبان میں بے شمار کتب تالیف ہو چکی ہیں خصوصاً عربی، فارسی اور اُردو زبان میں سیرت النبی ﷺ سے متعلق ایک خاصا ادب موجود ہے جو ان زبانوں کا قیمتی ترین علمی و ادبی سرمایہ شمار ہوتا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے تمام واقعات مستند اور یقینی شکل میں سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں۔آپؐ کی ولادت باسعادت سے شیر خوارگی، بچپن اور نوجوانی کے حالات سے لے کر عبادی اور اجتماعی زندگی کے واقعات تک اور پھر سفر تجارت سے لے کر سفر ہجرت اور جنگ وجہاد سے لے کر اندرون خانہ طرز معاشرت، بچوں کے ساتھ طرز سلوک اور ازدواج مطہرات کے ساتھ زندگی تک کی جزئیات سیرت کی کتابوں میں ملتی ہیں۔

آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں اس قدر اہتمام اور دقت نظر کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا اُٹھنا بیٹھنا ہی قرآن مجید کی تفسیر ہے اور مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ کا قول و فعل حجت ہے۔آپ ﷺ کے طرز عمل سے ہی دین کے احکام تشکیل پاتے تھے اور آپ کی سیرت ہی سے شریعت کے اصول بنتے تھے۔ لہٰذا شریعت پر عمل کے لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر مسئلے میں آپ ﷺ کی سیرت اور روش کو دیکھے اور اس کے مطابق اپنے شب وروز کو ڈھالے اور آپ ﷺ کی سنت و طریقے کی پیروی کرے تاکہ دنیوی زندگی میں بھی سرخرو ہو اور اُخروی و ابدی حیات میں بھی سعادت مند بنے۔ اس لئے آپ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر دور کے مسلمانوں نے آپ ﷺ کی سیرت کو سینوں میں محفوظ کرنے کے علاوہ انہیں صفحات قرطاس پر محفوظ کیا ہے۔

دوسرے تمام اسلامی مکاتیب فکر کی طرح اہل بیت اطہار علیہم السلام کے پیروکاروں نے بھی سیرت کے موضوع پر ہر زمانے اور ہر زبان میں کتب تالیف کی ہیں۔ یہاں شیعہ علما اور محققین کی طرف سے لکھی گئی سیرت اور سوانح رسول ﷺ کے حوالے سے مختلف عناوین کے تحت چند جدید و قدیم کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جن میں پہلے عربی کتب پھر فارسی اور اُردو کتابوں کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔

عربی کتابیں

1 ۔مدیر مجلّہ سہ ماہی نور معرفت، نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (ٹرسٹ)، بارہ کہو، اسلام آباد

الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۳۵ جلد

علامہ جعفر مرتضیٰ عاملی

ناشر: دارالحدیث للطباعۃ والنشر، قم، طبع اول: ۱۴۲۷ھ، موضوع: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحلیلی سیرت وتاریخ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر اس کثرت تالیف اور تصنیف کے باوجود ایک تشنگی محسوس ہوتی ہے جس کا بڑا سبب ان کتابوں میں غیر تحقیقی مواد ہے جو نہ تو قرآنی نصوص سے ہم آہنگ ہے اور نہ عقلی استدلال اسے قبولیت کی سند عطا کرتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سیرت کے بارے میں ہر کتاب ایک خاص مذہبی رجحان کی عکاسی کرتی ہے اور صدر اسلام میں ایک خاص زمانے میں وقتی سیاست کے تحت حدیث نگاری کی ممانعت کی وجہ سے بہت سی صحیح روایات ضبط تحریر میں نہیں آسکی تھیں اور پھر مسلمان حکمرانوں کی ایک خاص سیاست کے تحت حدیث نگاری کا طوفان آجاتا ہے اور سرکاری سرپرستی میں وضع حدیث کا بازار گرم ہو جانے کی وجہ سے جہاں دوسرے اسلامی علوم و معارف تحریف شدہ روایات کا نشانہ بن جاتے ہیں وہاں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موضوع بھی اس آفت سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ سیرت اور تاریخ اسلام کا سب سے بڑا منبع یہی روایات اور احادیث ہیں جو منابع اولیہ میں نقل ہوئی ہیں اور اُن میں تحریف شدہ مواد کی فراوانی بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔

لہٰذا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھے جانے والی ہر وہ کتاب جو تحقیق و عقلی استدلال اور قرآنی آیات کے ساتھ ہم آہنگی کے بغیر لکھی گئی ہے، اس آفت سے محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لحاظ سے " صحیح روایات سے ماخوذ صحیح سیرت نگاری " کی اہمیت کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ عقل ودرایت اور قرآن و سنت صحیح کے مطابق لکھی جانے والے ہر کتاب، اُن ہزاروں کتب میں ایک درخشاں ستارے کی حیثیت رکھتی ہے جو بغیر کسی تحقیق اور عقل ودرایت کے اصولوں کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ انہی چند کتابوں میں عصر حاضر کی ایک تحقیقی کتاب ''الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ '' ہے کہ جو ابتدائی چند ہی جلدوں کے منظر عام پر آنے کے بعد اہل علم اور محققین کی توجہ کا مرکز بن گئی تھی اور اب اس کی ۳۵ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

اس کتاب کے مئولف سید جعفر مرتضیٰ عاملی ہیں جن کا شمار ممتاز شیعہ محققین اور اہل قلم میں ہوتا ہے۔ سید جعفر مرتضیٰ عاملی، ۲۵ صفر ۱۳۶۴ھ میں لبنان کے علاقے جبل عامل میں پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے ۱۳۸۲ھ میں نجف اشرف چلے گئے اور وہاں کے علمائے دین اور مراجع تقلید سے چھ سال تک بہرہ مند ہونے کے بعد ۱۳۸۸ھ میں وہ حوزہ علمیہ قم منتقل ہو جاتے ہیں اور یہاں تقریباً بیس سال سے بھی زیادہ عرصے تک تحصیل علم اور تحقیق و تالیف میں مشغول رہتے ہیں۔

علامہ عاملی کا شمار سب سے زیادہ کتب تالیف کرنے والے علماء کی فہرست میں ہوتا ہے، اُنہوں نے زیادہ تر کام تاریخ اسلام میں کیا ہے۔ ان کی سب کتابوں میں سب سے زیادہ شہرت اُن کی کتاب ''الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کو حاصل ہوئی ہے چونکہ یہ کتاب سیرت نگاری میں عقلی اور قرآنی اسلوب اور درایت و تحقیق کے اصولوں کی پابندی کرنے کی وجہ سے منفرد سمجھی جاتی ہے اور اس کتاب نے علمی دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔

''الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم'' کی پہلی جلد تاریخ اسلام کے بارے میں تمہیدی مباحث پر مشتمل ہے جس میں تدوین کتاب کے اسلوب اور طریقہ تحقیق کی وضاحت کی گئی ہے۔ مؤلف نے جلد اول میں اموی اور عباسی حکمرانوں کی سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفانہ سیاست کی وضاحت کی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریف کرنے کے سلسلے میں اُن کی بعض کوششوں کو ذکر کیا ہے۔

سید جعفر مرتضیٰ عاملی اس جلد میں صدر اسلام کے حقائق کو چھپانے اور اُن کی تحریف کرنے کی وجہ سے تاریخ نگاری پر جو غیر معمولی اثرات مرتب ہوئے ہیں، کو خصوصی طور پر ذکر کرتے ہیں، اُن کی نظر میں تدوین حدیث کی ممانعت، یہودیوں اور اہل کتاب کی تعلیمات کا اسلامی تعلیمات کے اندر داخل ہونا، عدالت صحابہ کے نظریئے کی ترویج، شیعہ راویوں کی روایات کو نظرانداز کرنا اور بعض لوگوں کے لئے فضیلت تراشی کرنا؛ وہ علل و اسباب ہیں کہ جو صحیح سیرت النبی ﷺ کی تدوین کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

"الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ" کی دوسری جلد تاریخ اسلام کے ابتدائی واقعات سے شروع ہوتی ہے جس میں جزیرۃ العرب کی توصیف، تاریخ کعبہ، قریش کا مقام و منزلت، رسول اللہ ﷺ کا بچپن، رسول اللہ ﷺ کے سینہ چاک کرنے کی داستان کا تحلیل و تجزیہ، رسول اللہ ﷺ کے شام کی طرف پہلے سفر کی روداد، رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور بعض صحابہ کے ایمان لانے کے واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تیسری جلد وحی کی ابتدا، اسلام میں سابقین کی بحث، معراج، حبشہ کی طرف ہجرت، شعب ابی طالب، طائف کی طرف ہجرت، انصار کی بیعت اور مدینہ کی طرف آپ ﷺ کی ہجرت جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں بھی مؤلف نے جگہ جگہ اُن روایات پر نقد و جرح کی ہے کہ جو بعض افراد اور قبائل کے مفاد میں وضع کی گئی ہیں اور یہ وہ چیز ہے جو پہلی صدی ہجری میں حاکم سیاست خصوصاً اُموی دور حکومت کی خصوصیت شمار ہوتی ہے۔

چوتھی جلد مدینہ کی طرف پیغمبر اکرم ﷺ کی ہجرت سے لے کر بدر سے پہلے کے غزوات تک کو شامل ہے۔ اس جلد میں سھوالنبی ﷺ جیسے کلامی موضوعات کے بارے میں مؤلف کا نظریہ نیز بعض اسلامی احکام کے دفاع کے بارے میں اُن کا خصوصی رجحان بہت واضح ہے۔

پانچویں جلد میں سیرت سے متعلق تاریخی واقعات، یعنی؛ جنگ بدر سے لے کر اُحد تک کے واقعات کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔ اس جلد میں جنگ بدر کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ ذکر ہوئے ہیں، جن میں سند روایات میں جو تناقضات پائے جاتے ہیں اُن کی تحقیق بہت اہم ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں کسی کتاب نے اس تفصیل کے ساتھ ان مباحث کو ذکر نہیں کیا ہے۔ اسی طرح اسلام میں فلسفہ جہاد کے بارے میں بحث بھی تفصیل کے ساتھ آئی ہے اور اسی کے ضمن میں پہلی اسلامی حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کے اقدامات کا بھی تذکرہ ہوا ہے۔

چھٹی جلد میں مؤلف نے تفصیل کے ساتھ جنگ اُحد اور مدینہ کے یہودیوں سے متعلق بعض واقعات کا تذکرہ کیا ہے جن میں اُن مشکلات کو بھی ذکر کیا ہے جو اس گروہ نے جدید اسلامی حکومت کے لئے ایجاد کر رکھی تھیں۔ ساتویں جلد میں واقعہ "رجیع" اور "بئر معونہ" کو خاص طور پر پیش کیا گیا ہے اور اسی کے ضمن میں ہجرت کے چوتھے سال کے بعض جزئی واقعات بھی ذکر ہوئے ہیں۔ آٹھویں جلد غزوۂ بنی نضیر اور جنگ احزاب (خندق) سے پہلے کے واقعات کے بارے میں ہے۔ نویں جلد مکمل طور پر جنگ احزاب (خندق) کے واقعات پر مشتمل ہے۔ دسویں جلد میں بعض غزوات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جبکہ گیارہویں جلد غزوۂ بنی قریظہ اور غزوۂ مریسیع کے واقعات پر مشتمل ہے، اس کی جدید اشاعت ۳۵ جلدوں میں ہوئی ہے جس میں پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت تک واقعات کو تاریخی تحلیل و تجزیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جلد نمبر ۳۴ اور ۳۵ کتاب کی فنی فہرستوں پر مشتمل ہیں جن میں قرآنی آیات، اعلام، ادیان و مذاہب، اُمم و جماعات و قبائل کی فہرست دی گئی ہے۔

"الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ﷺ" کی خصوصیات میں سے ایک اہم ترین خصوصیت اس کتاب میں نقل ہونے والی تاریخی روایات کو کلامی اعتقادات کے معیار پر پرکھنا ہے۔ سید مرتضیٰ جعفر عاملی نے ہر تاریخی واقعے کو اعتقادی اور کلامی معیار پر پرکھا ہے اور جو چیز قرآن اور عقل کی روشنی میں اسلامی اعتقادات کے خلاف تھی اسے جرح و تعدیل اور نقد و نظر کرکے دلیل و برہان کے ساتھ رد کیا ہے۔ مؤلف جب کلامی عقائد اور تاریخی واقعات کے درمیان تعارض دیکھتے ہیں تو جو چیز قطعی و یقینی نظر آتی ہے اور مستحکم حقائق کی عکاسی کرتی ہے اُسے منقولہ روایت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ کہتے ہیں:

"مسلمہ کلامی مسائل اور جو چیزیں ہمارے مسلّمہ یقینی عقائد کی حکایت کرتی ہیں، وہ صحیح اور غلط کی پہچان میں بنیادی و حتمی کردار ادا کرتی ہیں، لہٰذا ہم ان یقینی اعتقادات کے ساتھ تعارض کرنے والی روایت کو قبول نہیں کر سکتے اور یہ چیز ہم چاہیں یا نہ چاہیں خود بخود پیش آجاتی ہے۔"

اسی بنیاد پر وہ بعض اُن تاریخی منقولات کو رد کر دیتے ہیں جو مسلمہ دینی اعتقادات کے ساتھ تعارض رکھتی ہیں۔ انہی معیارات میں سے ایک معیار کہ جس سے مؤلف محترم نے بہت سی تاریخی روایات کی تحقیق میں استفادہ کیا ہے، عصمت انبیاء کی کسوٹی ہے۔ مثلاً پیغمبر اکرم ﷺ کے بچپن کے زمانے کے بارے میں بعض روایات اس کسوٹی کی بنا پر مؤلف کی جانب سے رد کر دی جاتی ہیں کہ "انه كان معصوماً عما يستقبح قبل البعثة وبعدها۔"

اسی طرح بعض مسائل کہ جو اہل سنت کی بعض روایات میں پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ منسوب کئے گئے ہیں، مؤلف کی طرف سے اسی کسوٹی کی بنا پر رد کر دیئے جاتے ہیں، مثلاً: اہل مدینہ کا گانا بجھانا اور پیغمبر اکرم ﷺ کا اسے سننا۔ اُن لوگوں پر لعن کرنا کہ جو لعن کے مستحق نہیں تھے، پیغمبر اکرم ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ، حبشیوں کے رقص کو دیکھنا۔

اپنی اس گرانقدر تالیف کے اسلوب کے بارے میں خود سید جعفر مرتضیٰ عاملی لکھتے ہیں:

"اکثر و بیشتر، بنیادی طور پر ہم نے اپنی اس کتاب میں قدماء کی تالیفات کو پیش نظر رکھا ہے اور ان کی جانب رجوع کیا ہے۔ ہم عصر مؤلفین کی کتابوں کی جانب کم رجوع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر کتابیں صرف مطالب و ابواب کی ترتیب میں فرق کے ساتھ عموماً اسلاف کے مطالب کا تکرار ہیں اور پھر اسلاف کے مطالب ہی کی توجیہ اور اس پر گفتگو کی گئی ہے۔

انہوں نے اپنی تمام کوششوں کو اس بات میں صرف کیا ہے کہ حسین عبارتوں اور پُرکشش کلمات کے ذریعے اسلاف کے لکھے ہوئے مطالب کی تائید اور اسی پر تاکید کی جائے اور ان مطالب کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں انہوں نے کوئی غور و فکر نہیں کیا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی تحقیق انجام نہیں دی۔۔۔ چاہے یہ مطالب جتنے بھی آپس میں متضاد و متناقص ہوں پھر بھی ان سب کو جمع کرنا ضروری سمجھا ہے اور اس کے لئے ایسی توجیہات تراشی ہیں کہ جن کو عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی انسان کا ضمیر اسے قبول کرتا ہے۔" پھر وہ اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس کتاب میں ہماری کوشش رہی ہے کہ ان تمام مطالب کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں تحقیق کریں جن کے تاریخ اسلام اور سیرت نبوی ﷺ ہونے کا دعوی کیا گیا ہے، لیکن یہ تحقیق ہماری اس مختصر تصنیف کے مطابق کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ بقدر امکان قارئین کو اس تاریخی دور کے حقائق سے تقریباً نزدیک کر دیا جائے جو انتہائی نازک و حساس واقعات سے پُر نظر آتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جو بنیادی طور پر ہمیشہ اہل دنیا، نفس پرست و منفعت طلب افراد اور متعصب لوگوں کی نظر میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔"

روایات کے قبول اور رد کرنے کے معیار کے بارے میں وہ لکھتے ہیں: "ہم نے اسلام کے بنیادی اصولوں، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ اور آپؐ کی شخصیت سے کچھ ایسے اصولوں کو حاصل کیا ہے جو روایات کے قبول اور رد کرنے کا معیار ہیں اور انہی کے ذریعے نقل کی جانے والی اکثر روایات کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کس قدر ان مسلّم اور بنیادی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے تمام شخصیات کی سیرت، ان کے اخلاق، ان کے نظریات اور ان کے مؤقف کو سمجھا جا سکتا ہے۔"

سید جعفر مرتضیٰ عاملی نے "الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم" کی تالیف میں مختلف تاریخی، کلامی، تفسیری کتابوں سے استفادہ کیا ہے جن میں اہل سنت کی کتابیں بھی شامل ہیں اور اہل تشیع کی بھی، اگرچہ اُن کے اکثر منابع اہل سنت ہی کی کتابیں ہیں لیکن اعتقادی و تفسیری ابحاث میں اُنہوں نے شیعہ کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے منابع کے حوالے سے لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی کتاب میں جتنے کم سے کم حوالوں، شواہد، دلائل

اور ان کے منابع کی ضرورت تھی اسی پر اکتفا کیا ہے اگرچہ کتاب کے مطالب و حقائق کی تائید اور ان پر تاکید کے لئے اور بھی زیادہ حوالوں اور شواہد کا اضافہ کیا جاسکتا تھا۔"

اس کتاب کے فارسی اور اُردو میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔ فارسی میں اس کے دو ترجمے ہوئے ہیں۔ فارسی میں ایک ترجمہ ڈاکٹر محمد سپہری نے کیا ہے جو ۱۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اُردو میں اس کتاب کی پہلی تین جلدوں کا ترجمہ قم میں ہوا تھا جسے اب جدید تصحیح کے ساتھ معارف اسلام پبلشرز، قم نے شائع کیا ہے۔

***** *****

کحل البصر فی سیرة سید البشر(ص)

تالیف: شیخ عباس قمیؒ

تحقیق: الشیخ عبدالرزاق حریزی نژاد

ناشر: مؤسسة البلاغ، بیروت، طبع اول: ۱۴۲۹ھ (۲۰۰۸ء)، زبان: عربی، موضوع: سیرت و تاریخ پیغمبر اکرم ﷺ

تاریخ نگاری اگر ذمہ داری اور امانت داری کے ساتھ انجام پائے تو بہت ہی مشکل کام ہے۔ خصوصاً اس تاریخ نگاری میں زمانہ بھی بہت طولانی ہو اور صدیوں بعد کسی شخصیت کی تاریخ اور سوانح لکھی جائے وہ بھی سید المرسلین، فخر اولین و آخرین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جیسی الٰہی اور نورانی ذات مقدس کے حالات کو احاطہ تحریر میں لایا جائے تو مشکلات اور بھی زیادہ ہو جاتی ہیں چونکہ اس سلسلے میں قلم کی ذرہ بھر لغزش معرفت و ایمان کی لغزش شمار ہو گی جس پر جوابدہی یقینی ہے۔

کتاب "کحل البصر فی سیرة سید البشر" شیخ عباس قمی المعروف محدث قمی کی ایک اہم تالیف ہے۔ یہ کتاب شیخ قمیؒ نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے دوران مشہد مقدس میں لکھی تھی، جس میں اُنھوں نے تاریخ و سیرت کی چند کتب سے استفادہ کیا ہے اور اسے اپنے مشہد مقدس کی جانب زیارتی سفر کی یادگار قرار دیا ہے۔

یہ کتاب ایک ایسے محدث کے قلم سے لکھی گئی ہے کہ جس کے شب و روز نقل حدیث اور احادیث و روایات کی چھان بین میں گذرتے ہیں اور جو نقل حدیث و روایت میں اپنی دیانت داری و امانت داری کی وجہ سے مشہور ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں بھی شیخ قمیؒ نے تحلیل و تجزیہ اور نقد و نظر کے بجائے، محدثین کے طریقہ نقل روایت سے کام لیا ہے اور اُن کی نظر میں جو روایت سیرۂ نبوی میں اُنہیں صحیح نظر آئی ہے اُسے اس کتاب میں نقل کر دیا ہے۔

سیرت النبیؐ کی منقول کتب میں یہ کتاب ایک بہترین اور مستند ترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ شیخ عباس قمیؒ کی یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود سرور کائنات ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ کے بہت سے جزئی و کلی اور دلچسپ و دقیق موضوعات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمے اور چند ابواب و چند فصلوں پر مشتمل ہے۔ جن میں آپ ﷺ کے نسب، تولد، آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں پیش آنے والے اہم واقعات، اولاد عبدالمطلب کے حالات، آپ ﷺ کے مبعث، مکارم اخلاق، مثلاً حلم و عفو، جود و کرم، شجاعت، شفقت و رحمت، وفا اور صلہ رحم، وقار و شخصیت، عصمت و طہارت، فصاحت و بلاغت، نظافت و پاکیزگی، زہد و عبادت جیسے عناوین کے علاوہ آپ ﷺ کے غزوات کی تفصیل بھی پیش کی گئی ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کی وفات کے واقعات اور چند فصلوں میں وفات کے بعد کے حالات کو تحریر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اپنے اختصار کے باوجود موضوعات کے لحاظ سے سیرت النبیؐ کے بارے میں ایک جامع کتاب ہے۔

****

مکاتیب الرسول(ص) ۴ جلد

تالیف :آیت اللہ احمدی میانجی (متوفی ۱۴۲۱ھ)

ناشر :انتشارات دارالحدیث، قم، طبع اول :۱۳۷۷شمسی،

زبان : عربی ، موضوع : پیغمبر اکرم ﷺ کی جانب سے بادشاہوں ، عہدہ داروں ، حکمرانوں کو لکھے گئے مکتوبات ، معائدے اور دستاویزات
یہ کتاب حوزہ علمیہ قم کے ایک نامور محقق، فقیہ، معلم اخلاق آیت اللہ علی احمدی میانجیؒ کی برسوں کی علمی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا آغاز ۱۳۲۸ شمسی میں اور ۱۳۷۷ شمسی میں اختتام پذیر ہوا ہے۔ جیسا کہ سیرت و تاریخ کی کتابوں پیغمبر اسلام ﷺ کے بہت سے مکتوبات، معائدوں کی دستاویزات اور حکم نامے بکھرے پڑے ہیں۔ لہٰذا مکاتیب الرسولؐ پہلی کتاب ہے کہ جس میں رسول اللہ ﷺ کے تمام مکتوبات و دستاویزات کو تحلیلی اور تحقیقی انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

مؤلف محترم نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

حصہ اول: وہ علمی تحریریں کہ جو آپ ﷺ نے حضرت امام علی علیہ السلام کو املاء کروائی ہیں۔

حصہ دوم: وہ مکتوبات کہ جو آپ ﷺ کی جانب سے بادشاہوں، حکمرانوں، اُمراء کو دعوت اسلام اور اُن کے فرائض و ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرانے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اسی طرح انہی مکتوبات میں سے کچھ عہد ناموں، معائدوں اور امانت ناموں کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ اس قسم کی تحریروں کی تعداد ۲۵۵ ہے جو تاریخی کتب میں ذکر ہوئی ہیں، جن میں سے فقط ۲۲۹ ہم تک پہنچی ہیں۔

کتاب "مکاتیب الرسول" چار جلدوں میں اور عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ جو ایک مقدمے، چودہ فصلوں، ایک خاتمے اور فہرست پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی چودہ فہرستوں میں جن موضوعات کو ذکر کیا گیا ہے اُن کی تفصیل یہ ہے :

فصل اول: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے مکتوبات کی ابتدا کرنا۔

فصل دوم: پیغمبر اکرم ﷺ نے "بسم اللہ" کے بعد جو کلمات استعمال کئے اُن کی شرح

فصل سوم: مکتوبات النبیؐ کی فصاحت و بلاغت

فصل چہارم: ان مکتوبات میں آنے والے نامانوس اور مشکل کلمات کی وضاحت

فصل پنجم: یہ بحث کہ کیا پیغمبر اکرم ﷺ خود لکھتے تھے یا نہیں؟

فصل ششم: پیغمبر اکرم ﷺ کے منشیوں اور کاتبوں کا تعارف

فصل ہفتم: بادشاہوں اور حاکموں کو پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف سے دعوت اسلام کے طور پر لکھے گئے مکتوبات

فصل ہشتم: وہ مکتوبات کہ جن کا متن دسترس میں نہیں

فصل نہم: وہ مکتوبات کہ جو ائمہ معصومین علیہم السلام کے پاس موجود تھے

فصل دہم: پیغمبر اکرم ﷺ کے اسلام کی عمومی دعوت پر مشتمل مکتوبات

فصل یازدہم: آپ ﷺ کے اپنے کارگزاروں اور کارندوں کے نام مکتوبات

فصل دوازدہم: عہد نامے اور قرار دادیں

فصل سیزدہم: زمینیں عطا کرنے کے سلسلے میں لکھی گئی تحریریں

فصل چہاردہم: متفرق مکتوبات

مؤلف نے خاتمے میں دوسرے متفرق مسائل اور آنحضرت ﷺ سے منسوب بعض مکتوبات کے بارے میں بحث کی ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کی تالیف میں تاریخ، حدیث اور سیرت سے متعلق بہت سے منابع اور مآخذ سے استفادہ کیا ہے اور ہر مطلب نقل کرنے کے بعد اُس کے ماخذ کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مؤلف نے فقط روایات ہی جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ہر روایت کے بارے میں علمی تحقیق و تحلیل بھی کی ہے۔اس کتاب ضخیم ہونے ایک وجہ یہی ہے کہ اس کے مآخذ کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد ۱۳۳۹ شمسی میں قم سے شائع ہوئی تھی اور پھر لبنان سے بھی دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ آخر کار یہ کتاب ۱۳۷۷ھ میں مؤلف کی طرف سے جدید اضافات اور تنقیحات کے بعد مکمل کتاب چار جلدوں میں، انتشار ادار الحدیث کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جس کے آخر میں اہم فنی فہارس بھی شامل ہیں، جن میں فہرست اعلام، فہرست قبائل، فہرست امکنہ، فہرست اشعار، فہرست مصادر، فہرست مطالب اہم ہیں۔

****

سُنَنُ النّبی (ﷺ)

علامہ محمد حسین طباطبائیؒ (متوفی ۱۴۱۲ھ)

ناشر: موسسہ النشر الاسلامی، قم، زبان: عربی

علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ مشہور ایرانی فیلسوف، مفسر، متکلم، فقیہ اور عارف اور ماہر علوم دینی ہیں۔ جو چودھویں صدی ہجری میں ''المیزان فی تفسیر القرآن'' جیسی نامور تفسیر کے مصنف ہیں۔ اُن کی دوسری اہم تالیفات میں سے ایک پیغمبر اکرم ﷺ کے اخلاق و آداب کے بارے لکھی جانے والی کتاب ''سنن النبی'' بھی ہے جو اپنے اختصار کے باوجود پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت و حیات طیبہ کے متعلق جامع ترین کتاب ہے۔

علامہ طباطبائیؒ نے آیہ مجیدہ: ''لَقَد کانَ لَکُم فِی رَسولِ اللہِ أُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ'' (فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) میں نہایت ہی حسین نمونہٗ (حیات) ہے) سے الہام لیتے ہوئے سعی کی ہے کہ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت و کردار اور سیر و سلوک کہ جنہیں سنن نبیؐ سے یاد کیا جاتا ہے کی کلیات کو بیان کریں۔

اس کتاب کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے شمائل کے بارے میں چند ملحقات بھی ہیں کہ جن کا اضافہ بقول علامہ طباطبائیؒ تیمناً و تبرکاً کیا گیا ہے تاکہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق واُسوۂ حسنہ سے آگاہی حاصل کی جائے۔

اس کتاب میں جزئی واقعات ذکر نہیں ہوئے فقط آپ ﷺ کی سیرت و کردار کی کلیات کو ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث کو نقل کرتے وقت بھی اختصار کی وجہ سے اسناد احادیث کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ علامہؒ نے کتاب کے مقدمے میں خود لکھا ہے: ''اختصار کی خاطر ہم نے احادیث کی سند کو حذف کر دیا ہے لیکن مسند اور مرسلہ روایات کے درمیان فرق کو واضح کیا ہے اور کتاب کی طرف رجوع کرنے والوں کی سہولت کے لئے کتابوں کے نام اور مؤلفین کو ذکر کر دیا ہے تا اہل تحقیق اصل روایات کی طرف رجوع کر سکیں۔ (مقدمہ کتاب)

یہ کتاب (۲۱) ابواب اور (۴۱۱) احادیث پر مشتمل ہے اور اس کے ملحقات میں (۲۳) ابواب اور (۵۰۷) احادیث ہیں۔ لہٰذا پیغمبر اکرم ﷺ کے اخلاق و آداب زندگی کے متعلق مجموعاً ۹۱۸ احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے ۲۱ ابواب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

باب اول: شمائل النبیؐ

باب دوم: نبی اکرم ﷺ کے آداب معاشرت

باب سوم: نبی اکرم ﷺ کے آداب نظافت اور احکام زینت
باب چہارم: نبی اکرم ﷺ کے آداب سفر
باب پنجم: نبی اکرم ﷺ کے آداب لباس
باب ششم: نبی اکرم ﷺ کے آداب مسکن
باب ہفتم: نبی اکرم ﷺ کے سونے اور بستر کے آداب
باب ہشتم: نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی اور تربیت اولاد کے آداب
باب نہم: نبی اکرم ﷺ کے کھانے پینے اور سفر کے آداب
باب دہم: نبی اکرم ﷺ کی خلوت کے آداب
باب یازدہم: اموات کے آداب
باب دوازدہم: علاج معالجے کے آداب
باب سیزدہم: مسواک کرنے کے آداب
باب چہاردہم: وضو کرنے کے آداب
باب پانزدہم: غسل کرنے کے آداب
باب شانزدہم: نماز کے آداب
باب ہفدہم: روزے کے آداب
باب ہجدہم: اعتکاف کے آداب
باب نوزدہم: صدقہ کے آداب
باب بیستم: قرائت قرآن کے آداب
باب بیست ویکم: دعاوذکر کے آداب اور بعض دعائیں اور اذکار
ملحقات: شمائل النبیؐ

یہ کتاب کئی بار عربی میں شائع ہو چکی ہے۔اس کے فارسی اور اردو ترجمے بھی چھپ چکے ہیں۔اُردو ترجمہ جناب مولانا ولی الحسن رضوی نے کیا ہے۔جو کئی سال پہلے تہران سے شائع ہوا ہے۔اسی طرح اس کتاب کا انگلش ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

****

حیاۃ النبی ﷺ وسیرتہ (۱۔۳)

الشیخ محمد قوام الوشنوی (متوفی ۱۴۱۸ھ)

ناشر: دارالاُسوۃ للطباعۃ والنشر، طبع اول: ۱۴۱۶ھ، تعداد: ۲۰۰۰، تحقیق وپیشکش: رضا استادی، موضوع: حیات طیبہ وسیرت النبیؐ

حوزہ علمیہ قم کے ممتاز عالم دین اور محقق حجۃ الاسلام والمسلمین جناب شیخ محمد قوام الوشنوی ایک ماہر ادیب اور محقق ہیں جنہوں نے بیسیوں دینی موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں۔جن میں تین جلدوں میں لکھی گئی کتاب ''حیاۃ النبی وسیرتہ'' سیرت النبیؐ کے موضوع پر بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ یہ کتاب مؤلف محترم نے مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ حسین طباطبائی البروجردیؒ کی درخواست پر لکھی ہے۔اس کتاب میں پیغمبر

اسلام ﷺ کی ولادت سے پہلے کی حالات سے لے کر آپؐ کی رحلت تک کے حالات کو قلم بند کیا گیا ہے اور تمام روایات کو معتبر کتب و مآخذ سے لیا گیا ہے۔

پہلی جلد میں، پیغمبر اکرم ﷺ کے نسب شریف، خاندان بنی ہاشم، والد محترم، والدہ مکرمہ، ولادت باسعادت، ولادت کے وقت کے حالات اور واقعات، اسمائے مبارکہ، والدہ، دادا اور چچا کی وفات اور نوجوانی کے واقعات کے علاوہ جناب خدیجہ سے ازدواج تک حالات تاریخی تحلیل و تجزیہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ اسی جلد میں علامات نبوت، مبعث رسول اللہ ﷺ، جناب خدیجہ کبریٰ کی تصدیق، ظہور اسلام، دفاع ابوطالب، ہجرت حبشہ، شعب ابی طالب، وفات ابوطالب و خدیجہ، وفد نجران، دعوت قبائل، واقعہ معراج، ہجرت مدینہ، تبدیلی قبلہ وغیرہ جیسے واقعات کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔

دوسری جلد، غزوات النبی اور سرایا النبی اور دوسری جنگوں کے حالات کو تفصیل سے ذکر کرنے کے علاوہ ہجرت کے پہلے سال سے لے کر نویں سال تک حالات کو لکھا گیا ہے اور فتح مکہ کی تفصیل ذکر کی گئی ہے۔

تیسری جلد، وفود کے تذکرے کے علاوہ واقعہ مباہلہ، حجۃ الوداع، منیٰ، غدیر، میں رسول اللہ ﷺ کے واقعات اور خطبات پر مشتمل ہے۔ اسی جلد تنبیہات کے عنوان سے رسول اللہ ﷺ کی ازدواج کی تعداد، اولاد، غلاموں، کنیزوں اور خدام کی تعداد و حالات کو ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح وحی کے کاتبوں اور اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

کتاب کا آخری حصہ، رسول اللہ ﷺ کے شمائل اور ذاتی اوصاف کے بارے میں ہے۔ جس میں آپ ﷺ خلق و اخلاق، شمائل مبارک، کلام و فرامین اور صلوۃ النبیؐ کی کیفیت، بیوت النبیؐ، اہل بیت النبیؐ، ازواج النبیؐ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی وفات کے حالات کو تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے۔ جناب فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی زبان سے اُن کے فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح فدک کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ پھر پیغمبر اسلام ﷺ کی منتخب احادیث کو مختلف کتب حدیث و تاریخ سے نقل کرتے ہوئے اخبار ملاحم و فتن پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔

یہ کتاب عربی زبان سے دوسری کئی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکی ہے منجملہ اس کا ترجمہ سید حسنین عباس گردیزی اور چند دوسرے مترجمین کے قلم سے اُردو زبان میں بھی ہو چکا ہے۔

****

السيرةُ النبويةُ برواية اهل البيت(ع)

علی الکورانی العاملی

ناشر: دارالمرتضیٰ، بیروت لبنان، طبع اول: ۱۴۳۰ھ (۲۰۰۹ء)، موضوع: سیرت النبیؐ کے متعلق روایات اہل بیت علیہم السلام اور اقوال علماء

ممتاز محقق شیخ علی الکورانی کی کتاب "**السيرةُ النبويةُ برواية اهل البيت**" کتب سیرت میں ایک منفرد اضافہ ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا فیصلہ مؤلف نے سید جعفر مرتضیٰ عاملی کی کتاب "**الصحيح من سيرة النبي الاعظم**" کے بعد کیا ہے، کیونکہ بقول مؤلف یہ کتاب سیرت کے موضوع پر رسمی انداز میں لکھی جانے والی کتب میں ایک اہم کتاب ہے اور اپنی تحلیلی روش کی وجہ سے غیر معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن اس کتاب کے لکھے جانے کے باوجود روایات اہل بیت اطہار علیہم السلام اور مکتب اہل بیتؑ کے علماء کے اقوال پر مبنی سیرت شناسی کی ضرورت ابھی بھی باقی ہے۔ لہٰذا اہل بیت اطہارؑ کے فرامین اور روایات کی روشنی میں سیرت النبیؐ کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر

مؤلف نے "**السیرۃُ النبویۃُ بروایۃ اھل البیت**" لکھنے کا آغاز کیا اور چند سالوں کی زحمت کے بعد وہ تین جلدوں پر مشتمل یہ منفرد کتاب منظر عام پر لانے میں کامیاب ہو گئے۔

مؤلف نے پہلی جلد میں تمہید کے طور پر چند اہم نکات کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرائی ہے جن میں، سیرت النبیؐ کی اہمیت کہ جو ہر دور میں رہی ہے جس کی وجہ سے ہر زمانے کے علماء نے سیرت النبیؐ پر تالیف و تحقیق کا کام جاری رکھا ہے، جس کے نتیجے میں بہت عظیم الشان اور اہم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں "سیرۃ ابن اسحاق" اور پھر اسی کی تلخیص "سیرۃ ابن ہشام" کی طرف مؤلف نے اشارہ کیا ہے۔ مؤلف کے نزدیک یہ کتابیں عباسیوں کی مرضی کے مطابق لکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے ان کتابوں کو سیرت کے موضوع پر مکمل و جامع کام نہیں کہا جاسکتا اور ان کے کام کی علمی قیمت بہت ہی محدود ہے۔ اس کے بعد مؤلف سیرت پر ہونے والے کام کو خلفائے بنی عباس کی طرف سے پنہان کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے اور چند اہم کتب سیرت کہ جو پیغمبر اکرم ﷺ کے خادم ابو رافع وغیرہ جیسے افراد کی طرف سے انجام پایا ہے، اسی طرح سیرت و علوم اسلام کے خزانوں کو حکمرانوں کی جانب سے جلائے جانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں اہل بیت اطہارؑ کی علمی میراث کا ضائع ہونا بھی بہت بڑا نقصان ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے تمہید کے ان صفحات میں قرآن کریم کو سیرت النبی کا سب سے بڑا مصدر قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اسباب النزول کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے سیرت کا یہ مصدر بھی غیر مؤثر کر دیا جاتا ہے۔ مؤلف کے نزدیک اہل بیت رسولؐ سے زیادہ کوئی بھی شخص سیرت رسول سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وہ تمہیدی کلمات میں "شعر ابی طالب مصدر للسیرۃ" اور "اھل البیت آدری بسیرۃ جدھم واصدق" کے عنوان سے اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت سے آگاہی کے لئے ہمیں ان دونوں مصادر کی اہمیت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بعد وہ اس کتاب کو لکھنے کا مقصد و ہدف ذکر کرتے ہیں اور پھر رسمی انداز میں لکھی جانے والی کتب سیرت اور اس کتاب کے درمیان چند فرق ذکر کرتے ہیں۔

کتاب "**السیرۃُ النبویۃُ بروایۃ اھل البیت**" کی چار جلدیں مجموعاً 73 فصلوں اور 23 ملحقات پر مشتمل ہیں۔ جن میں سیرت النبی ﷺ اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور اصحاب سے متعلق اہم تاریخی نکات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی 73 فصلوں کے اہم عناوین کچھ یوں ہیں:

اول خلق اللہ تعالیٰ نور النبی (ص) جزیرۃ العرب فی عصر النبی ﷺ، الیھود فی الجزیرۃ العربیۃ، مکانۃ الکعبۃ عند العرب، مکانۃ الآباء النبی ﷺ عند العرب، ولادۃ النبی ﷺ ونشاتہ، النبی ﷺ فی بیت عمہ الحنون ابی طالبؑ، زواجہ بخدیجۃ و مقدمات بعثتہ، ولادۃ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ، مقدمات بعثۃ النبی ﷺ، کیف بدأت بعثۃ النبی ﷺ، المرحلۃ الأولی دعوۃ بنی ہاشم خاصۃ، دعوۃ النبیؐ عشیرتہ واستنفار قریش ضدھم، إبو طالب (ع) یوحد بنی ہاشم لحمایۃ النبی، الإسراء و المعراج، إول من إسلم و إول من إعلن إسلامہ، ۔۔۔المرحلۃ الثانیۃ، الدعوۃ العامۃ: فاصْدَعْ بِمَا تُؤمَرِ۔۔۔۔ ہجرۃ المسلمین الی الحبشۃ۔۔۔ محاصرۃ قریش البنی ہاشم فی شعب إبی طالب۔۔۔۔إبو طالب (ع) یقود عملیۃ کسر الحصار قبیل وفاتہ۔۔۔ ہجرۃ النبیؐ الی المدینۃ۔۔۔ النبیؐ والیھود من غزوۃ بدر الی إحد۔۔۔ النبیؐ والعرب من غزوۃ بدر الی إحد۔۔۔ تحویل القبلۃ من بیت المقدس الی مکۃ۔۔۔ السنۃ التاسعۃ للہجرۃ: عام الوفو۔۔۔ مباہلۃ النبیؐ مع نصاری نجران۔۔۔ حجۃ الوداع۔۔۔بیعۃ علی (ع) یوم الغدیر۔۔۔ جیش إسامۃ وہدف النبی منہ۔۔۔ مرض النبی وشہادتہ۔۔۔ وصایا النبیؐ العامۃ والخاصۃ۔۔۔الخ

****

سیرۃ المصطفیٰ نظرۃ جدیدۃ

ہاشم معروف الحسنی، (متوفی ۱۴۰۴ھ)

ناشر: دار التعارف للمطبوعات، بیروت، موضوع: محمد (ﷺ)، پیامبر اسلام، ۵۳ قبل از ہجرت ۱۱ھ، طبع اول: ۱۴۱۶ھ

سید ہاشم معروف الحسنی مشہور لبنانی عالم دین ہیں جو۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے نجف اشرف کے حوزہ علمیہ میں داخل ہوئے۔ وہ ۱۹۴۲ء میں نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد لبنان واپس چلے گئے تھے جس کے بعد دین کی تبلیغ وترویج کے ساتھ ساتھ دینی علوم ومعارف میں تالیف و تحقیق کا کام شروع کر دیا اور برسوں کی محنت کے بعد اُن کئی علمی کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں اہم ترین کتابیں یہ ہیں:

عقیدۃ الشیعۃ الامامیۃ،الحدیث و المحدثون،تاریخ الفقہ الجعفری،بین التصوف و التشیع،احکام المفلس والتحجیر علیہ،الولایۃ و الشفعہ،الشیعۃ بین الاشاعرۃ و المعتزلۃ،الانتفاضات الشیعیہ عبر التاریخ،سیرۃ المصطفیٰ،سیرۃ الائمۃ الاثنی عشر،اصول التشیع عرض و دراسہ،دراسات فی الحدیث و المحدثین،الوصایۃ والأوقاف وإرث الزوجۃ والعول والتعصیب من الأحوال الشخصیۃ،من وحی الثورۃ الحسینیۃ،دراسات فی الصحیح للبخاری و الکافی للکلینی۔

سید ہاشم معروف حسنی کی کتابیں اپنے تحقیقی مطالب کی وجہ سے بہت سی دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہی۔ فارسی زبان میں اُن کی اکثر کتابیں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح اُردو میں بھی "سیرت مصطفیٰ" کے علاوہ چند دوسری کتابیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔

"سیرۃ المصطفیٰ نظرۃ جدیدۃ " سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے اور جس میں سید ہاشم معروف حسنی کے قلم کی جدت پسندی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مؤلف کتاب کے مقدمے میں آپ ﷺ کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

"اے پیغمبر اکرم ﷺ آپ کی سیرت ایک ایسے انسان کے قصے سوا کچھ بھی نہیں کہ جس نے اپنے دل کو انسانوں کے غم ومشکلات کے لئے کھول دیا تھا،ایسا انسان کہ جس نے انسانوں میں بھائی چارہ، عدل وانصاف،آزادی وحریت، باہمی دوستی ومحبت قائم کرنے کے لئے قیام کیا ہے ،ایسا انسان کہ جس نے تمام انسانوں کے لئے ایک بہترین مستقبل بنانے کے لئے جنگ وجہاد کیا ہے خواہ اُنھوں نے اس کی نبوت کا اقرار کیا ہے یا نہیں کیا۔ جس نے ظالم اور درندہ صفت قوتوں کا مقابلہ پوری ہوشیاری،استقامت،تدبیر اور قوت کے ساتھ کیا ہے۔"

یہ کتاب ۲۶ فصلوں پر مشتمل ہے جن میں سیرت النبیؐ کے تمام موضوعات کو مسند مصادر وماخذ کے ساتھ عمدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تاریخی واقعات کے ساتھ اسلام کے معارف اور سیرت النبیؐ کے اہم حالات پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ مثلاً تیرہویں فصل میں زوجات النبی ﷺ کی بحث میں اسلام میں "تعدد الزوجات" پر بھی بحث کی ہے۔ سید ہاشم معروف الحسنی کی تمام تالیفات خصوصاً مذکورہ کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اُن کا قلم انتہائی معتدل ہے لہٰذا اُن کی تحریر کو ہر قسم کا عقیدہ رکھنے والا مسلمان پڑھ سکتا ہے وہ دوسری کی دل آزاری کرنے سے پوری طرح اجتناب کرتے ہیں اور فقط اسلام وتاریخ اسلام کے حقائق کو اپنے قارئین تک پہنچانے کی سعی کرتے ہیں۔

یہ کتاب بھی اُردو زبان میں ترجمہ ہو چکی ہے اور سیرت کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے بہترین ماخذ ہے۔

* * * * * * * * * *

فارسی کتابیں:

بررسی تاریخی صلح ہای پیامبر (ﷺ)

مؤلف: حامد منتظری مقدم

ناشر: مؤسسہ ی آموزشی وپژوہشی امام خمینیؒ تہران

طبع: اول، ۱۳۸۳ شمسی، صفحات: 197

موضوع: محمد پیامبر اسلام ﷺ، قبل از ہجرت، ۱۱ ھ، نامہ ہا و پیمان ہا، اسلام، تاریخ

عصر حاضر میں پوری دنیا خوف ناک اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والی جنگ کے بارے میں پریشان ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں تاریخ اسلام (زمانہ پیغمبر اکرم ﷺ) میں صلح اور امن کے بارے میں تحقیق ایک اہم ضرورت ہے۔ یہ بات جاننا ضروری ہے کہ تاریخ اسلام میں صلح اور جنگ کے بہت سے واقعات رونما ہوئے ہیں، مسلمانوں کی جنگوں کے بارے میں تو بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن، ان کی صلح کے واقعات سے غفلت برتی گئی ہے جس کی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں صلح وامن کی اہمیت کا پہلو اُس طرح نمایاں نہیں ہو سکا جس طرح ہونا چاہیے تھا۔ اسی غفلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بعض مستشرقین نے بدنیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کو "جنگ وشمشیر کا دین" قرار دیا ہے۔

اس کتاب میں اس قسم کے شبہات کو دور کرنے کے لئے پیغمبر اکرم ﷺ کی صلح سے متعلق واقعات کے بارے میں ایک تحقیق انجام دی گئی ہے اور تاریخ اسلام اور سیرت النبیؐ کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کی سعی کی گئی ہے اور اس سلسلے میں دین اسلام کے بارے میں شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔ شاید بعض افراد کے ذہن میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں فقط مشہور "صلح حدیبیہ" کا واقعہ ہی نقش ہے اور بہت سے افراد کے لئے باعث تعجب ہو کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں صلح حدیبیہ کے علاوہ بھی صلح کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

تاریخ اسلام میں صلح وآشتی کے بہت سے واقعات ہیں کہ جو بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں بعض واقعات کو جعل کرنے کی ہرگز کوشش نہیں کی گئی تاکہ بعض اصطلاحات اور واقعات جعل کرکے اس موضوع کو وسعت دی جائے بلکہ پہلے مفاہیم کی وضاحت کی گئی ہے اور کلمہ صلح کی مختلف تعریفیں پیش کی گئی ہیں اور موضوع کا ایک معیار قائم کرنے کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات میں پیش آنے والے صلح کے واقعات کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں پیغمبر اکرم ﷺ کی ہر ایک صلح کے بارے میں صلح کے واقعہ کے دوران کے حالات، صلح منعقد کرنے کی شرائط اور صلح نامہ تدوین کرنے کی کیفیت کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ اسی طرح کتاب میں تاریخ نگاری کے اصولوں کا بھی پورا خیال رکھا گیا ہے اور تمام واقعات کو مستند انداز میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے:

۱۔پیشینہ تاریخی ۲۔ صلح ہای پیش از حدیبیہ ۳۔ صلح حدیبیہ ۴۔ صلح ہای پس از حدیبیہ

* * * * * * * * * *

بشارات عہدین

مؤلف: محمد صادقی

ناشر: دار الکتب الاسلامیہ، تہران صفحات: ۳۰۰، موضوع: پیامبر اسلام ﷺ کے بارے میں عہدین کی پیشگوئی

کتاب "بشارات عہدین" کا موضوع جیسا کہ نام سے ہی واضح ہے، اُن بشارتوں کی شرح اور تفصیل ہے جو سابقہ انبیائے کرام کی کتابوں میں آسمان ہدایت کے روشن ترین ستارے حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کے بارے میں زبان وحی سے صادر ہوئی ہیں۔ انہی بشارتوں کے ضمن میں بہت سے ایسے موضوعات کے بارے میں بھی مختصر سی بحث کی گئی ہے جو عام طور پر مختلف ادیان ومذاہب میں اہل نظر و تحقیق کی نظر میں اہمیت رکھتے ہیں ۔اگرچہ پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت و نبوت کو ثابت کرنے کے لئے انبیائے کرام کی بشارتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت کے بارے میں روشن ترین براہین اور ادلہ موجود ہیں، لیکن اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی آگاہی، اُن پر اتمام حجت کے لئے اور اُن حجابات کو رفع کرنے کے لئے کہ جو مذہبی تعصب کی وجہ سے پیدا کئے گئے ہیں، مؤلف نے اس کتاب میں انبیائے الٰہی کی کتابوں سے اہل کتاب کی تصدیق شدہ بشارتوں کو جمع کیا ہے تاکہ تورات وانجیل کی شریعت کے پیروکار جان لیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تکذیب وانکار کی صورت میں وہ اپنے انبیائے کرام کے فرامین کی بھی مخالفت کررہے ہیں اور در حقیقت وہ اُن ہستیوں پر بھی حقیقی ایمان نہیں رکھتے۔

مؤلف نے کتاب کو ترتیب کے لحاظ سے قارئین کے لئے مناسب ودلچسپ بنانے کے لئے کتاب "وحی کودک" (نبوت ھیلد) کو اپنی تحریر کے متن کے طور پر انتخاب کیا ہے کہ جو حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کی ولادت، زمانہ ولادت کے حالات وواقعات، بعثت، معجزات اور علامات کے متعلق

پیشگوئیوں کے بارے میں بہت اعلیٰ مضامین پر مشتمل ہے۔اس کتاب سے موضوع کی مناسبت سے چند جملے نقل کرنے کے بعد اُن کی مختصر شرح اور سابقہ انبیائے کرام کی کتب سے چند آیات نقل کی ہیں اگرچہ "وحی کودک" (نبوئت ھیلد) کے جملات بھی اپنی جگہ بشارات ہیں اس کتاب میں نقل ہونے والی دوسری بشارتوں کے مقابلے خود قابل استدلال ہیں، لیکن مؤلف نے فقط اُنہی پر اکتفا نہیں کیا۔بلکہ اہل کتاب کی دوسری کتب سے بھی پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں بشارتیں اکٹھی کی ہیں۔

* * * * * * * * * *

پیام پیامبر (ﷺ)

(پیغمبر اکرم ﷺ کے مکتوبات، خطبات، وصیتوں، دعاؤں، جامع فرامین کا مجموعہ)

ترجمہ وتالیف: بہاء الدین خرماشاہی، مسعود انصاری

صفحات: ۹۷۴ ناشر: جام، تعداد: ۵۰۰۰ طبع اول: ۱۳۷۶ شمسی، موضوع: احادیث پیغمبرؐ

حدیث نبوی، اُخت القرآن ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کے سب سے عظیم اور سب سے پہلے مفسر خود پیغمبر اکرم ﷺ ہیں۔ قرآن مجید کی آیات بینات کے بعد جو چیز ایک مومن انسان کے دل اور روح کو منور کر سکتی ہے وہ آپ ﷺ کے فرامین اور ارشادات ہیں۔اگر مسلمان اقوام کی انفرادی اور اجتماعی زندگی دس گنا زیادہ ترقی کر جائے اور جدید وسائل سے مزین ہو جائے پھر بھی اُسے اخلاقی ومادی اور معنوی زندگی گزارنے کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ کے حیات بخش پیغام کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید کے نزدیک آپ ﷺ کی حیات مبارکہ تمام انسانوں کے لئے اُسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتی ہے تاکہ ہر زمانے کا انسان اپنی زندگی کے شب وروز کو اس کے مطابق گذارے اور اپنی انفرادی واجتماعی میں آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے علمی ومعنوی سرمائے (قرآن وعترت) سے تمسک حاصل کرے۔

کتاب "پیام پیامبر" کتب اربعہ اور صحاح ستہ جیسے شیعہ وسنی حدیث کے بنیادی مآخذ سے منقول احادیث پر مشتمل ہے۔یہ کتاب اپنی نوعیت کی اہم ترین فارسی کتاب شمار ہوتی ہے کہ جس میں بہت زیادہ علمی دقت نظر سے کام لیا گیا ہے اور جس کو عام قارئین کے لئے سادہ زبان میں پیش کیا گیا ہے۔یہ کتاب حدیث کے ماہرین کے نزدیک مستند سمجھی جاتی ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے فرامین اور حدیث نبوی کے مشتاق عام لوگوں کے لئے بھی مفید ہے۔کتاب میں درج تمام احادیث کو اعراب کے ساتھ ساتھ ہر حدیث کے سامنے اس کا فارسی ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کتاب کے ظاہری حُسن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

"پیام پیامبرؐ" دس فصلوں پر مشتمل ہے:

۱۔مکتوبات النبیؐ: یہ فصل رسول اللہ ﷺ کے تیس منتخب مکتوبات پر مشتمل ہے جو آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے سربراہان مملکت کو ارسال فرمائے تھے۔

۲۔خطبات: یہ پندرہ خطبات کا مجموعہ ہے کہ جس میں مدینہ میں دیا گیا پہلا خطبہ، خطبہ رمضان المبارک، خندق کی کھدائی کے وقت دیا گیا خطبہ، خطبہ حجۃ الوداع، خطبہ غدیر اور فتح مکہ کے وقت کا خطبہ شامل ہے۔

۳۔وصیتیں: جس میں حضرت امام علی علیہ السلام کو کی گئی ۶۴ وصیتیں، حضرت ابن مسعودؓ کو کی گئی ۷۴ وصیتیں، حضرت ابو ذرؓ کو کی گئی ۳۷ وصیتیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت سلمانؓ کو کی گئی وصیتیں شامل کی گئی ہیں۔

۴۔رسول اکرم ﷺ کی دعائیں: یہ فصل آپ ﷺ کی دعاؤں پر مشتمل ہے۔

۵۔یہ فصل آپ ﷺ کی ۵۴ پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

۶۔اس فصل میں آپ ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہونے والی تماثیل اور ضرب المثل اکھٹی کی گئی ہیں جن کی تعداد ۵۲ ہے۔

۷۔ یہ فصل آپ ﷺ کے مناہی پر مشتمل ہے جس میں ۶۰ ایسی باتوں کو ذکر کیا گیا ہے جن سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔
۸۔ اس فصل احادیث قدسی کو جمع کیا گیا ہے جن کی تعداد ۹۵ ہے۔
۹۔ احادیث موضوعی : یہ کتاب کا اصلی حصہ ہے جس میں آپ ﷺ سے نقل ہونے والی موضوعی احادیث جمع کی گئی ہیں اور ۱۵۹ فصلوں کے ذیل میں دوستی، فضیلت قرآن، مہمان نوازی سے لیکر دوسرے سینکڑوں مختلف مضامین اور موضوعات پر مشتمل فرامین کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔
۱۰۔ جوامع الکلم کہ جو آپ ﷺ کے کلمات قصار پر مشتمل ہے جس میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ ۱۰۷۷ فرامین جمع کئے گئے ہیں۔
کتاب کے آخر میں تین قسم کی فہرستیں دی گئی ہیں :
الف : فہرست موضوعی : جو قارئین کو کتاب میں اپنی پسند کے موضوع کو تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے۔
ب : تمام احادیث کی فہرست : جس کے ذریعے انسان پوری کتاب میں جہاں چاہے اپنی ضرورت کی حدیث تک پہنچ سکتا ہے۔
ج۔ فہرست مآخذ و منابع : جس میں کتاب کے منابع و ماخذ کو ذکر کیا گیا ہے۔

* * * * * * * * * *

پیامبر اسلام (ﷺ) و یہود حجاز

مؤلف : مصطفیٰ صادقی

ناشر : بوستان کتاب ق-م، تعداد : ۲۰۰۰، طبع : اول، ۱۳۸۲ شمسی، صفحات : ۲۸۷

موضوع : محمد (ﷺ) پیامبر اسلام، ۵۳ قبل از ہجرت، ۱۱ ھجری، روابط یہودیان، اسلام و یہودیان، یہودیت و تاریخ
اس میں کوئی شک نہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا دور حکومت، عصر حاضر میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا حکومتی مسائل میں آپ ﷺ کی سیرت اور روش کی پیروی کرنے کے لئے اُس دور کے تمام تاریخی واقعات کے بارے میں تحقیق ضروری ہے ۔آج ایران میں اسلامی حکومت کا قیام اس بات کا مقتضی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قائم کی ہوئی حکومت اور آپ کے طرز حکمرانی کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اسی مطالعے کی روشنی میں موجودہ دور میں اسلامی نظام حکومتی کی تشکیل کی جائے ۔اسلامی جمہوری ایران کی حکومت بھی دینی اصول وضوابط کے مطابق قائم کی گئی ہے۔
لہٰذا پیغمبر اسلام ﷺ کی حکومتی سیرت اور سنت سے آگاہی ضروری ہے۔ جب سے انقلاب اسلامی کے ذریعے اسلامی حکومت قائم ہوئی، سیرۂ نبوی کی روشنی میں اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں سینکڑوں مقالے اور کتابیں فارسی اور عربی زبان میں لکھی گئی ہیں جن میں سیرت النبیؐ کی روشنی میں حکمرانوں کی ذمہ داریوں سے لیکر حکومتی فقہ کے پیچیدہ ترین مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں حکومت اسلامی میں رہنے والی اقلیتوں کے حقوق و قوانین کے بارے میں بھی مطالعات کئے گئے ہیں۔
موجودہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔
اس کتاب کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد سیرۂ رسول اللہ ﷺ کی عقلی اور عرفی تبیین و تفسیر ہے۔ یہودیوں کے ایک گروہ کے قتل یا اُن کی جلاوطنی کا حکم، دشمن اسلام کے ہاتھوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف غیر معقول اور غیر انسانی پروپیگنڈے کا ایک بہانہ بنا ہوا ہے۔ انہی واقعات کے بہانے اسلام کی غیر معقول اور غیر انسانی تصویر پیش کرتے ہوئے اسلام کو بدنام کرنے کی سعی کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اگر تاریخ اسلام کے بارے میں حقیقی بنیادوں پر تحقیق کی جائے اور مخالفین اسلام کے نزدیک قابل قبول اصول وضوابط کے مطابق اس قسم کے مخالفین اسلام کے اسلامی حکومت کے رویئے کی وضاحت کی جائے تو اس طرح کے بہانے اور پروپیگنڈے کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

اس تحقیقی کتاب کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ سیرۂ نبویؐ کے بارے میں پیدا کئے گئے بعض ابہامات اور شبہات کا جواب دیا جائے کیونکہ ابھی تک تاریخ اسلام کے بارے میں جدید کتابوں اور تحقیقات میں یہودیوں کے تین قبائل کے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی تحقیق نہیں کی گئی۔اسی طرح یہودیوں کے ساتھ ہونے والے سریہ اور غزوہ کے بارے میں تحقیق بھی بہت اہم ہے جبکہ تاریخی کتابوں میں اس کے بارے زیادہ وضاحت نہیں ملتی۔چونکہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کی تحقیق ہی اس کتاب کا اہم موضوع ہے لہٰذا مؤلف نے اس بارے میں تمام اقوال کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان میں سے درست نظریئے کا اختیار کیا ہے۔یہ قدرتی بات ہے کہ تاریخی واقعات کے ایک ساتھ مربوط ہونے کی وجہ سے اس کتاب میں جن واقعات کی تحقیق کی گئی ہے،اُن سے تاریخ اسلام کے بہت سے دوسرے موضوعات بھی روشن ہو سکتے ہیں۔

یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: کلیات فصل دوم: روابط صلح جویانہ فصل سوم: فرہنگی و تبلیغ ستیز فصل چہارم: غزوہ ھا فصل پنجم: سریہ ھا

* * * * * * * * * *

پیامبر وحدت

مؤلف: حسین حسینی

ناشر: مؤسسہ اطلاعات، تہران۔تعداد: ۳۱۵۰۔طبع اول: ۱۳۷۹ ان شمسی۔صفحات: ۳۱۱۔

موضوع: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیامبر اسلام، ۵۳ قبل از ہجرت، ۱۱ ہجری، سرگذشت نامہ نویسی، سرگذشت نامہ نویسان

کتاب "پیامبر وحدت" اُمت اسلام میں وحدت جیسے اہم مسئلے کے بارے میں لکھی گئی ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعثت کے اہم ترین مقاصد میں ہے۔درحقیقت اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ایک بہت ہی اہم پہلو کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔اس کتاب میں مسئلہ وحدت اُمت کے بارے میں چھ پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے۔

مقدمہ: مقدمہ میں وحدت کی بنیاد کے عنوان سے "وحدت" کے موضوع کو قرآنی آیات سے ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے۔مقدمہ کی زبان عرفانی ہے لیکن تفسیری رنگ لئے ہوئے ہے لہٰذا بعض اشعار اور اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں اور اصل موضوعات کی تمہید کے طور پر اسے پیش کیا گیا ہے۔

فصل اول: مسئلہ وحدت کے بارے میں تحلیل و تجزیہ کے مبانی ومبادی کو سیرۂ نبوی کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے

فصل دوم: مسئلہ وحدت کی ضروریات اور تقاضوں کے عنوان کے تحت مسئلہ وحدت کے مقاصد، ثمرات اور اس موضوع کی اہمیت وحساسیت کو ذکر کیا گیا ہے۔

فصل سوم: مفاہیم اور کلمات (کی وضاحت) کرتے ہوئے وحدت آفرین مفاہیم کا تحلیل و تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس حصے میں "وحدت اسلامی" کے مفہوم کو روشن کرتے ہوئے،اسلامی معاشرے،اُمت اسلام اور اس میں وحدت تشکیل پانے کی کیفیت کو روشن کیا گیا ہے۔

فصل چہارم: کتاب کی اس فصل میں اُمت مسلمہ میں وحدت پیدا کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور روش کی وضاحت کی گئی ہے۔اس مقصد کی تکمیل کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سیاسی و حکومتی حیثیت سے جو سعی و کوشش کی ہے،اُسے اُجاگر کیا گیا ہے۔اسی طرح اسلامی معاشرے میں اعتقادی اور ثقافتی لحاظ سے اُمت کو وحدت کی لڑی میں پرونے کی جو سعی کی گئی ہے اُسے ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مسئلہ وحدت کی اجتماعی قدر و منزلت اُجاگر کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعی و کوشش کو بیان کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں اسلامی نظام حکومت تشکیل دینے کے بعد دفاعی اور جہادی مسائل کو اہمیت دی گئی ہے اور پھر اسلامی ثقافت کی تشکیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی الٰہی سے مربوط

ہونے کے لحاظ سے الہامی کردار کو بیان کیا گیا ہے۔اور پھر قومی وملی وحدت اور مسلمانوں کے درمیان ایمانی یکجہتی اور اُخوت وبرادری قائم کرنے میں رسول اللہ ﷺ کے سیرت وکردار کو واضح کیا گیا ہے۔اسی طرح قومیت پرستی اور نژادپرستی کی نفی کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کو واضح کیا گیا ہے۔اسی حصے میں اُمت میں وحدت قائم کرنے کے سلسلے میں بیت اللہ کے کردار کو بھی نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اختتام کلمات میں اُمت مسلمہ کے درمیان وحدت وہم بستگی کے فلسفے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اور وحدت اسلامی کے سلسلے میں اُمت اسلامی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

****

پیغمبر ﷺ ویاران

(جلد ۱۔۲)

مؤلف: مرحوم آیت اللہ محمد علی عالمی (دامغانی)

ناشر: ھاد، تعداد ۱۷۰۰، طبع اول: ۱۳۷۹ شمسی، صفحات: جلد اول ۸۶۴، جلد دوم: ۸۵۷، موضوع: رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ

گذشتہ لوگوں کے حالات واحوال کا مطالعہ اور گزرے ہوئے حالات وحوادث سے آگاہی ایسے ہی ہے کہ گویا انسان تمام حالات وواقعات میں اُن کے ہمراہ اور تاریخ کے سفر میں اُن کا ہم سفر رہا ہو۔لہٰذا اُن کے حالات کے مطالعہ کے ذریعے انسان بغیر کوئی قیمت ادا کئے ہزاروں سالہ تجربات اور مشاہدات سے بہرہ مند ہوسکتا ہے۔

دوسری مختلف اقوام وملل کی تاریخ کی طرح تاریخ اسلام کی تاریخ بھی بہت سے سبق آموز واقعات سے بھری پڑی ہے خصوصاً پیغمبر اسلام ﷺ اور آپ کے جان نثار اصحاب کی تاریخ میں عام انسانوں کے لئے اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ درس اور عبرتیں موجود ہیں جن کے مطالعہ سے جہاں ہم معارف اسلام سے آگاہ ہوسکتے ہیں وہاں ایمان اور عقیدہ کی خاطر جان ومال کی قربانی دینے والے مجاہدین کی زندگیوں سے بھی آگاہ ہوسکتے ہیں۔

فارسی زبان میں لکھی جانے والی کتاب ''پیغمبرؐ ویاران'' دوجلدوں میں ہے۔یہ کتاب پہلے (۱۳۸۶ ھجری میں) پانچ جلدوں میں چھپی تھی لیکن بعد میں اس کا دوجلدی ایڈیشن شائع ہوا ہے۔بلاشبہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں لکھی جانے والی بہترین کتابوں میں سے ایک ہے۔اس کتاب میں بہت سے صحابہ رسول رضوان اللہ علیہم کے حالات زندگی کو بہت ہی سادہ اور خوبصورت زبان میں لکھا گیا ہے۔

اس کتاب میں بعثت رسول ﷺ سے لے کر خلافت امیر المؤمنین علیہ السلام تک کے واقعات وشخصیات کو درج کیا گیا ہے اور ظہور اسلام سے لے کر عروج اسلام کی تاریخ کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔حضرت ابوطالب، حضرت حمزہ، حضرت ابوذر غفاری جیسے سچے حامیان اسلام سے لے کر ابوسفیان، ابولہب، عبد اللہ ابن ابی وغیرہ جیسے اسلام کے سخت ترین دشمنوں تک کے حالات کو قلمبند کیا گیا ہے۔اس کتاب میں اسلام کی دفاعی جنگوں میں جہاد کرتے ہوئے راہ خدا میں قربان ہونے والے صحابہ کرامؓ سے لے کر ہجرت جیسی سختیاں برداشت کرنے والے یاران رسول کی قربانیوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے اور انصار مدینہ کی فداکاریوں کی داستان بھی ملتی ہے۔

* * * * * * * * * *

درسهای پیامبر اسلام ﷺ

گزیدہ ای از بیانات آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (مدظلہ العالی)

یہ کتاب رہبر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کے اُن بیانات کو مجموعہ ہے جو اُنھوں نے (۱۳۸۶ و ۱۳۸۱ شمسی کے دوران) مختلف مناسبتوں سے نبی اکرم ﷺ کی سیرت و شخصیت ، خصوصیات اور مناقب وفضائل کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت اور شخصیت اور آپؐ کی بعثت سے اخذ ہونے والے اُن درس آموز واقعات کو جمع کیا گیا ہے جو پوری تاریخ میں انسانی معاشروں اور بالخصوص عصر حاضر میں مختلف اقوام وملل کی ضرورت ہیں۔ان بیانات کے مخاطبین زیادہ تر وہ دانشور، روشن فکر حضرات اور اسلامی ممالک کے حکمران ہیں کہ جنہوں نے مذکورہ سالوں کے دوران معظم لہ سے ملاقاتیں کی ہیں اور آپ کے خطابات سنے ہیں۔ اپنے بیانات کے دوران رہبر معظم نے انہی شخصیات کو مخاطب کرکے سیرت نبویؐ کے اہم نکات بیان فرمائے ہیں اور انہیں سیرت طیبہ سے درس لینے کی تاکید کی ہے۔

یہ بیانات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات بخش تعلیمات کا نچوڑ ہیں جو ایک آگاہ، سیاستمدار، انقلابی، عالم، فقیہ اور حکمرانی کے طویل تجربے سے گذرنے والی شخصیت کی زبان سے جاری ہوئے ہیں اور بہت گہری تاثیر کے حامل ہیں۔ان بیانات میں سیرت طیبہ کے بہت ہی دقیق نکات بیان ہوئے جو نہ صرف خواص کے لئے بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کے لئے رہنمااصول لئے ہوئے ہیں۔جب یورپ میں عالمی سامراج کی جانب سے پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین پر مبنی تحریک شروع ہوئی تو اس وقت اپنی ایک تقریر میں رہبر معظم نے فرمایا تھا:

''اس زمانے میں پیغمبر اعظم ﷺ کا نام نامی ہمیشہ سے زیادہ زندہ ہے اور یہ خفیہ الطاف الٰہیہ اور حکمت آمیز الٰہی تدابیر میں سے ہے ۔آج اُمت اسلام اور ہماری ملت پہلے سے کہیں زیادہ اپنے پیغمبر اعظم ﷺ کی محتاج ہے ،آپؐ کی ہدایت ،آپؐ کی بشارت وانذار ،آپؐ کے معنوی پیغام اور اُس عظیم رحمت کی محتاج ہے کہ جو آپؐ نے انسانوں کو تعلیم وتربیت کی صورت میں دیا ہے۔ آج پیغمبر اسلام ﷺ کا اپنی اُمت کے لئے بلکہ پوری انسانیت کے لئے درس یہ ہے کہ وہ عالم ہو جائے، قوی ہو جائے۔آپؐ کا درس، درس اخلاق وکرامت ہے، درس رحمت ومعنویت، درس جہاد وعزت، درس مقاومت واستقامت ہے۔

پس امسال قدرتی طور پر نام پیغمبر اعظم ﷺ سے مزین ہے۔اسی مبارک نام کے سائے میں ہماری ملت پیغمبر اسلام ﷺ کے دیئے ہوئے درس کو دہرائے گی اور اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل قرار دے گی۔ہماری قوم، مکتب نبویؐ اور درس محمد ﷺ کی شاگرد ہے اور اس پر فخر کرتی ہے۔ہماری ملت نے اسلام کے پرچم کو پوری اُمت کے درمیان پوری استقامت واستحکام کے ساتھ بلند کر رکھا ہے ، سختیاں برداشت کر رہی ہے اور فضل الٰہی سے کامیابیاں دیکھ رہی ہے''۔ (کتاب سے اقتباس)

اس کتاب کے اہم ترین موضوعات یہ ہیں:

۱۔ شخصیت وسیرۂ رسول اکرم ﷺ،

۲۔ بعثت رسول اکرم ﷺ،

۳۔ عوام الناس تک پیام الٰہی کا ابلاغ،

۴۔ حکومت اسلامی کی تشکیل

۵۔ دنیائے اسلام کی موجودہ بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں بنیادی نکات،

۶۔ اُمت کی وحدت اور اسلامی بیداری

* * * * * * * * * *

سیری در سیرۂ نبوی (ﷺ)

تالیف: آیت اللہ مرتضیٰ مطہریؒ

ناشر: انتشارات صدرا، تہران، طبع دوم: ۱۴۰۸ھ، تعداد: ۲۰۰۰۰ زبان: فارسی،

موضوع: سیرت نبوی کے متعلق تحلیل و تجزیہ

دراصل یہ کتاب آیت اللہ شہید مطہریؒ کی آٹھ تقاریر کا مجموعہ ہے جو ۱۳۹۶ ھجری کے ایام فاطمیہ میں مسجد جامع بازار تہران میں کی گئی تھیں۔ جیسا کہ کتاب کے مقدمے سے پتا چلتا ہے ''سیرۂ نبوی'' آیت اللہ مطہری شہید کی اُن علمی تقاریر کا انتخاب ہے جو اُنھوں نے ''اسلام کی نظر میں شناخت کے منابع'' کے عنوان سے مختلف مقامات پر کیں تھیں۔

آیت اللہ مطہریؒ نے اس کتاب میں سیرۂ نبوی کے بارے میں جدید انداز سے بحث کی ہے کہ جس کی پیروی بعد میں دوسرے محققین نے بھی کی ہے۔ بظاہر شہید مطہریؒ کی نظر میں معصومین علیہم السلام کی سیرت کو ہمیں ہدایت طلبی کی نظر سے دیکھنا چاہیے جس کے مبانی میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے کلام و کردار کی حجیت، اس سے عملی منطق کا اثبات اور اُن کی سیرت کا زمان ومکان کے ماوراء ہونا جیسے عناوین بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ فقط یہ کتاب ہی اس انداز میں نہیں لکھی گئی بلکہ شہید مطہریؒ کی دوسری کتابیں بھی اسی انداز میں ہیں کہ جن میں سیرت معصومینؑ کو استنباط کرنے کا طریقہ اور اسلوب بہت اہم ہے۔

کتاب ''سیری در سیرۂ نبوی'' آٹھ بنیادی حصوں کے علاوہ ایک دیباچے، مقدمے اور ضمیمے پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا دیباچہ دراصل کتاب ''محمد خاتم پیامبران'' کی جلد اول ودوم کا مقدمہ ہے۔ یہ کتاب پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کی مناسبت سے ''حسینہ ارشاد تہران'' کی جانب سے شائع ہوئی تھی۔ یہ دیباچہ دو حصوں میں ہے۔

پہلے حصے میں شہید مطہریؒ نے انبیائے کرامؑ کی دعوت کی خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے '' دعوت ھای سہ بُعدی'' کے عنوان سے بحث کی ہے۔ کہ انبیائے کرامؑ کا یہ پہلو حیات انسان کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے۔ جس نے انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنی طرف جذب کیا ہے اور انسان کے وجود کی گہرائیوں تک نفوذ کیا ہے۔ نیز انسان ہمیشہ انبیاء کی دعوت کا محتاج ہے۔ دوسرے حصے میں شہید مطہریؒ نے ''موج اسلامی'' کے عنوان سے اسلام کے پیش رفتہ اور ابدی ہونے کی تاکید کی ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ بھی خود شہید مطہریؒ ہی کے قلم سے اس گمراہ سوچ کا رد ہے کہ جس کے مطابق ''ہم اولیاء کی پیروی کرنے پر قادر نہیں'' ہیں۔ اس میں شہیدؒ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسلام کی معرفت وشناخت کے مآخذ میں سے ایک '' سیرت معصومین علیہم السلام'' بھی ہے۔ اور سیرت معصومینؑ سے بے اعتنائی، درحقیقت اسلامی معاشرے کی آفات میں سے ایک بڑی آفت ہے۔

پہلی تقریر میں شہیدؒ نے سیرت کا معنٰی اور اس کی اقسام کو ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہ سیرت نبویؐ مختلف پہلوؤں سے قابل تحقیق ہے۔ مثلاً تبلیغ، رہبری، قضاوت،، خاندان، اصحاب اور دشمنوں کے ساتھ برتاؤ وغیرہ۔

دوسری تقریر ''منطق ثابت عملی'' کے عنوان سے ہے۔ جس میں شہید نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انسانوں کی حیات میں قابل ثبات عملی منطق کو استنباط کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ نہ صرف رسول اللہ ﷺ اور امیر المؤمنین علیہ السلام بلکہ دوسرے بزرگان دین کی حیات سے قابل ثبات عملی منطق کو استخراج کیا جاسکتا ہے۔

تیسری تقریر میں شہید مطہریؒ نے سیرہ ونسبیت اخلاق'' کے عنوان سے بحث کی ہے۔ اس میں شہیدؒ نے بعض باطل اور غلط طور طریقوں کی نشاندہی کی ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کسی بھی صورت اپنی زندگی میں اختیار نہیں کیا۔ مثلاً دھوکہ وخیانت، تجاوز اور ظلم پذیری وغیرہ۔ پیغمبر اکرم ﷺ اپنی سیرت وکردار میں بعض اُصولوں کے بطور مطلق پابند تھے جن کو شہید مطہریؒ نے ''اُصول اولیہ اخلاق'' اور ''معیارھای اولیہ انسانیت'' کے نام سے یاد کیا ہے۔ مثلاً عدالت، صداقت وامانت وغیرہ۔

اس کتاب کا چوتھا موضوع کہ جس کے بارے میں شہیدؒ نے بحث کی ہے وہ ہے ''کیفیت استخدام وسیلہ'' یعنی کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کس ذریعہ اور وسیلہ سے استفادہ کیا جائے۔ شہید مطہریؒ کی نظر میں مسلمانوں کو اپنے مقاصد واہداف کے انتخاب میں بھی اور اُن تک پہنچنے کے وسیلوں اور طریقوں میں اصول اسلام کے پابند رہنا چاہیے۔ بعنوان مثال پیغمبر اکرم ﷺ نے دین کی تبلیغ میں کبھی ناجائز طریقوں سے استفادہ نہیں کیا۔اسی لئے دین کی ترویج کے لئے حدیث جعل کرنا یا بدعت آمیز طریقوں سے استفادہ جائز نہیں ہے۔

اس کے بعد پانچویں تقریر میں شہید مطہریؒ استخدام وسیلہ کے متعلق مخاطبین کے دو سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ چھٹی اور ساتویں تقریر میں اسلام میں اصول تبلیغ کی وضاحت کی جاتی ہے کہ جو قرآنی آیات سے قابل استنباط ہے اور سیرت نبویؑ میں جس کی جھلک بہت واضح ہے۔

آٹھویں اور آخری تقریر میں اسلام کے سرعت کے ساتھ پھیلنے میں سیرت نبویؑ کے کرادر کی وضاحت کی جاتی ہے۔ شہید مطہریؒ کے نزدیک اسلام کا سرعت کے ساتھ پھیلاؤ درحقیقت دین اسلام کے اہم ترین امتیازات میں سے ہے جس کا سب سے بڑا سبب قرآن مجید کی تعلیمات اور دعوت و تبلیغ میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔

کتاب ''سیری در سیرۂ نبوی'' کے آخر میں ضمیمہ کے عنوان سے دو حصے پیش کئے گئے ہیں۔ایک حصے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں کو پیش کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے فرامین کے بارے میں مختصر وضاحت کی گئی ہے اور پھر دوسرے حصے میں رسول اکرم ﷺ کے ایک سو فرامین کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

****

فروغ ابدیت (۱۔۲)

آیت اللہ جعفر سبحانی

ناشر: بوستان کتاب، قم، زبان: فارسی، طبع اول: ۱۳۶۳ شمسی، موضوع: سیرت وتاریخ پیغمبر اکرم ﷺ کا مکمل تحلیل و تجزیہ

یہ کتاب فارسی زبان میں پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ کے بارے میں ایک مکمل تحلیل و تجزیہ ہے جس کو تاریخی روش کے مطابق لکھا گیا ہے۔اس کتاب میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ سے متعلق واقعات کو سبق آموز انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب شیعہ کتب اور مآخذ کے مطابق لکھی گئی ہے۔اور آپ ﷺ کے بارے میں خرافات پر مبنی افسانوی واقعات سے خالی ہے۔

کتاب کے مؤلف آیت اللہ جعفر سبحانی تبریزی حوزہ علمیہ قم کی نمایاں علمی، فقہی، کلامی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کی موضوعی تفسیر بھی لکھی ہے اور موجودہ مراجع تقلید میں شمار ہوتے ہیں۔

فروغ ابدیت دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور مجموعاً ۶۵ فصلوں پر مشتمل ہے جس میں درج ذیل جزئی و کلی موضوعات وعناوین لائے گئے ہیں۔ جن میں اہم ترین عناوین یہ ہیں:

شبہ جزیرہ عربستان یا گھوراہ تمدن اسلامی، عرب پیش از اسلام،اوضاع روم وایران دوامپراطوری بزرگ جہان، نیاکان پیامبر اسلامؐ، میلاد پیامبرؐ، دوران کودکی پیامبرؐ، بازگشت بہ آغوش خانوادہ، دوران جوانی، از شبانی تا تجارت، از ازدواج تا بعثت، نخستین جلوہ حققت، اقسام چہارگانہ وحی، افسانہ ہای دروغ در زندگی پیامبران، نخستین مرد وزنی کہ پیامبر ایمان آورد، دعوت ہای سری، دعوت عمومی، داوری قریش در بارہ قرآن، نخستین ہجرت، افسانہ غرانیق، محاصرہ اقتصادی، سفری بہ طائف، ازدواج پیامبرؐ، تبدیلی قبلہ وغیرہ جیسے عناوین کے بعد اس کتاب میں پیغمبر اسلام ﷺ کی جنگوں اور غزوات کے حالات بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔ دوسری جلد میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ

کے آخری سالوں کے واقعات مثلاً وفات فرزندان پیامبرؐ ،واقعہ مباہلہ ،حجۃ الوداع ،جانشینی پیامبرؐ ،مدعیان دروغ گو اور رحلت پیغمبرؐ کو بھی تحلیل و تجزیہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مختلف فہرستیں بھی دی گئی ہیں جن میں آیات، روایات، قرآنی سوروں، اعلام، اماکن، مذاہب وادیان ،کتابوں اور منابع کی فہرستیں اہم ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ کے تفصیلی حالات پر مبنی ہونے کی وجہ سے یہ کتاب عربی زبان کے علاوہ اُردو ،بنگالی ،پرتغالی، انگلش اور فرانسیسی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکی ہے۔

****

سیرۂ نبوی (منطق عملی)

مصطفیٰ دلشاد تہرانی

ناشر: انتشارات دریا، تہران موضوع: سیرت نبویؐ، طبع اول: ۱۳۸۳ شمسی

سیرۂ نبوی (منطق عملی) سیرت النبیؐ کے موضوع پر قرآن مجید، پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اوصیائے کرام علیہم السلام کی حیات مبارکہ سے ماخوذ رہنما اُصولوں پر مبنی سات کتابوں کا مجموعہ ہے۔ سیرت النبیؐ کے اس کتابی سلسلے پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کے بارے میں اجتماعی ،فردی ،سیاسی ،عسکری، معاشی اور خاندانی طرز زندگی سے متعلق مضامین کو بہت عمدہ پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک عام مسلمان کے لئے آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے درس زندگی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

یہ کتاب چار مختلف موضوعات پر جدا جدا جلدوں میں تالیف کی گئی ہے۔اور اس میں بیسیوں زندگی ساز اصولوں سے متعارف کرایا گیا ہے ۔مثلاً: اصل رفق و مدارا ؛ اصل تکریم ؛ اصل عدم مداہنہ ؛ اصل عدم استرحام ؛ اصل عدم انظلام ؛ اصل عدالت اجتماعی ؛ اصل اہتمام برای مستضعفان ؛ اصل مقابلہ با مستکبران ؛ اصل مساوات ؛ اصل اخوت ؛ و اصل تعاون ، تکافل و مواسات وغیرہ۔اس کتاب کی سات جلدوں کو سیرت النبی ﷺ کے مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابھی تک اس کے چار جلدوں میں چار موضوعات منظر عام پر آ چکے ہیں۔دفتر اول: سیرۂ فردی، دفتر دوم: سیرۂ اجتماعی، دفتر سوم: سیرۂ مدیریتی، دفتر چہارم: سیرۂ خانوادگی۔

یہ کتاب دراصل دو حصوں میں پیغمبر اسلام ﷺ کی عملی اور انفرادی سیرت کے بارے مؤلف کے اُن دروس کا مجموعہ ہے ،جو چند سالوں کے دوران آپ ﷺ کی سیرت ،روش اور زندگی کے عملی اصولوں کے بارے میں مختلف دینی مجالس اور محافل میں دیئے گئے ہیں۔ بعد میں ان دروس کو کیسٹوں سے کاغذ پر منتقل کیا گیا ہے اور پھر مؤلف نے مزید تحقیق اور جدید ترتیب واصلاح کے ساتھ انہیں سات جلدوں میں اور ہر جلد کو ایک خاص موضوع میں مرتب کیا ہے۔ مؤلف کے بقول ان سات جلدوں کے تمام مضامین ایک مقصد کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں اور پڑھنے والے کی ایک ہی مقصد (سیرت نبوی کی روشنی میں تربیت نفس) کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں سیرت کے بارے میں بحث و تحقیق کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ جب تک اس موضوع کی اہمیت اور ضرورت واضح نہیں ہو گی ،اُس وقت تک اس کتاب سے احسن انداز میں استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا وہ مؤلف یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اکرم ﷺ کا تعارف بطور اُسوہ اور نمونہ کرایا ہے اور مسلمانوں کے لئے زندگی کے تمام پہلوؤں میں آپ ﷺ کی پیروی کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ کیونکہ انسان اُسوہ اور نمونہ کے بغیر کمال کی طرف سفر نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد سیرہ شناسی کی بحث شروع کی جاتی ہے۔ جس کے مطابق جس طرح زبان وادب، نثر وشعر اور فن وہنر میں ایک اسلوب وسبک ضروری ہوتا ہے اسی طرح انسان کی زندگی اور معاشرت میں بھی ایک خاص اسلوب وسبک کی ضرورت ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عملی میدان میں ایک اسلوب اور روش کے مطابق زندگی گزارے، جسے دینی زبان میں سیرہ اور منطق عملی کہا جاتا ہے۔ اور کائنات میں سب سے بہترین سیرہ اور عملی منطق، پیغمبر اسلام ﷺ کی ہے جس کی پیروی کرنا ہر انسان پر واجب ہے۔

کتاب کے دوسرے حصے میں انفرادی سیرت کے موضوع کو شروع کیا جاتا ہے۔ اور پیغمبر اکرم ﷺ کے شخصی اخلاق سیرۂ فردی اور منطق عملی کے عنوان سے پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں مستند حوالوں سے آپ ﷺ کی اجتماعی، سیاسی اور خاندانی سیرت پیش کی جاتی ہے۔ مؤلف اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ائمہ اطہار علیہم السلام کی تاکید کے مطابق آپ ﷺ سیرت و کردار "سنت" کے عنوان سے مسلمانوں کے درمیان رائج ہونی چاہیے اور ہر مسلمان کو اس کی پیروی کرنی چاہیے۔ اس پیروی کے بغیر وہ حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ اس سلسلے میں مؤلف، اصل زہد، اصل سادگی، اصل تفکر، اصل حریت، اصل استقلال، اصل عزت، اصل نظم وانضباط جیسے عناوین کے تحت بہت ہی دلچسپ مطالب پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ جہاں خود پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات ذکر کرتے ہیں، وہاں ائمہ اطہار علیہم السلام کے فرامین وروایات سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔

اس کتاب کے مثبت پہلوؤں میں سے ایک اس کتاب کے مستند، مستدل ہونے کے علاوہ بہت زیادہ روایات واحادیث سے استفادہ کرنا ہے اور ان تمام مطالب کو بہت ہی عمدہ انداز میں پیش کرنا ہے۔ اس کتاب کی ہر جلد کی تلخیص بھی چھپ چکی ہے۔

****

سیمای پیغمبر اکرم ﷺ در نہج البلاغہ

عبدالمجید زہادت

ناشر: بوستان کتاب (دفتر تبلیغات قم)، طبع اول: ۱۳۸۴ شمسی، صفحات: ۳۰۴،

موضوع: سیرت پیغمبرؐ نہج البلاغہ کی روشنی میں

کمال پرستی اور زیبائی سے محبت ہر انسان کی فطرت میں ہے۔ اس لئے ہر پاک فطرت انسان اُسوہ اور نمونہ کی تلاش میں ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ تمام زمانوں میں تمام انسانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ اور نمونہ کامل ہیں۔ اس کتاب میں مؤلف نے آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو آپ ﷺ کے جانشین برحق حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زبان مبارک سے بیان کیا ہے اور امام علیہ السلام کے کلام پر مشتمل کتاب "نہج البلاغہ" کہ جس کے مؤلف سید رضیؒ ہیں، سے اُن خطبات، مکتوبات اور کلمات کو جمع کیا ہے جو امام علی علیہ السلام نے پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔ نہج البلاغہ آپ ﷺ کی مدحت وفضائل سے بھری پڑی ہے، مؤلف نے بہت عمدہ انداز میں سیر نبویؐ کے عنوان سے نہج البلاغہ کے ان جواہر پاروں کو مرتب کیا ہے۔ فارسی زبان کی یہ کتاب ایک مقدمے اور چار فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول: شخصیت نبی گرامی اسلام ﷺ

اس فصل میں آپ ﷺ کی خاندانی شخصیت، نسب پاک، اجداد پیغمبرؐ کے ایمان، ولادت باسعادت، بچپن کو امام علی علیہ السلام کے کلام کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

فصل دوم : بعثت پیغمبر اکرم ﷺ

اس فصل میں ظہور اسلام کے زمانے میں دنیا کی حالت ، نبی اکرم ﷺ کے ظہور کے بارے میں بشارتوں، بعثت کے مقصد اور فوائد کو نہج البلاغہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

فصل سوم : پیغمبر اکرم ﷺ اُسوۂ حسنہ

اس فصل میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کے لازمی ہونے، آپ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے تمام اقدار کا معیار ہونے ،آپ ﷺ کی زاہدانہ زندگی، آپ ﷺ کی سنت اور صفات کو کلام امیر المؤمنین کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

فصل چہارم : رابطہ امام علیؑ بارسول اللہ ﷺ

اس فصل میں نہج البلاغہ کی روشنی میں امام علی علیہ السلام کے آپ ﷺ کے ساتھ تعلق اور رابطے کی وضاحت کی گئی ہے جو خود امیر المؤمنین علیہ السلام کی زبان سے بیان ہوا ہے ،اسی طرح امام علی علیہ السلام کے مکتب نبوت کے پہلے شاگرد ہونے ،امامؑ کے فضائل ، پیغمبر اکرم ﷺ کی خاطر امام علیؑ کی فداکاری، قرابت ، منزلت اور دوسرے موضوعات کو واضح کیا گیا ہے۔

****

اُردو کتابیں

اُسوۃالرسول ﷺ (۵ جلد)

سید اولاد حیدر بلگرامی مرحوم (متوفی ۱۹۴۲ء)

ناشر :کاظم بک ڈپو، دہلی، طبع دوم : ۱۹۳۵ء، صفحات : ۸۲۲ (بڑا سائز)، موضوع : سیرت النبیؐ

ممتاز شیعہ دانشور خان بہادر سید اولاد حیدر فوق بلگرامی (متوفی ۱۹۴۲ء) ایک معزز صاحب اقتدار زمیندار تھے ، کسی دینی مدرسے سے دینی تعلیم باقاعدہ تو حاصل نہیں کی تھی لیکن تاریخ سے گہرا تعلق اور سیرت سے عشق تھا۔ مطالعے اور شوق کی بنا پر جناب رسالتمآب ﷺ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت پر بہت ہی مقبول کتابیں لکھیں جن سے اُن کی تاریخی مطالعے کی وسعت اور قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ زندگی بھر مطالعہ اور تحقیق کرتے رہے۔

اُردو زبان میں سیرت النبی ﷺ اور سیرت معصومین علیہم السلام پر شیعہ مؤلفین کی کتابوں میں اُن کی کتابیں سب سے زیادہ ضخیم اور مقبول ہیں ۔سید اولاد حیدر فوق بلگرامی نے "اُسوۃ الرسول ﷺ "کے علاوہ ترجمہ قرآن شریف، سراج المنیر (سیرت امیر المؤمنینؑ)، سرو چمن (سیرت امام حسنؑ)، ذبح عظیم (سیرت امام حسینؑ)، صحیفۃ العابدین (سیرت امام زین العابدینؑ)، مآثر الباقریہ (سیرت امام محمد باقرؑ) ، آثار جعفریہ (سیرت امام جعفر صادقؑ) ،علوم کاظمیہ (سیرت امام موسیٰ کاظمؑ)، تحفہ رضویہ (سیرت امام رضاؑ)، تحفۃ المتقین (سیرت امام نقیؑ) ، سیرۃ النقی ،العسکری اور در مقصود نامی کتابیں لکھی ہیں۔

وہ مولانا شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۱۴ء) کے ہم عصر تھے ۔لہٰذا جب مولانا شبلی نعمانی نے "سیرۃ النبی ﷺ'' نامی کتاب لکھنی شروع کی جس کی تکمیل اُنکے شاگرد مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) نے کی۔ یہ مناظرے کا دور تھا ہر دو علما نے بہت سے حقائق احاطہ تحریر میں لانے سے احتراز کیا اور بہت سی نادرست باتوں کا اضافہ کیا۔ سید اولاد حیدر فوق بلگرامی نے شبلی کی سیرت النبی ﷺ کی مجلدات پر ناقدانہ نظر ڈالی جو پانچ بڑے سائز کی جلدوں میں شائع ہوئی۔

اُسوۃ الرسول ﷺ جلد اول بڑے سائز کے ۸۲۲ صفحات پر مشتمل ہے، جسے کاظم بک ڈپو دہلی نے دوسری مرتبہ ۱۹۳۵ء میں شائع کیا۔ مقدمہ ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے جس کی تکمیل مصنف نے بروز عید الفطر ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ کو، کی باقی صفحات سیرت پر مشتمل ہیں۔

مقدمے میں مرحوم بلگرامی لکھتے ہیں: یہ کتاب والیان ملک کی فیّاضانہ استمداد سے بڑی آب وتاب کے ساتھ شائع ہوئی لوگوں نے بڑے اشتیاق سے خریدامگر جب کتاب پڑھی تو معلوم ہوا، خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم (ص ۱۴)

" اُسوۃالرسول ﷺ "جلد دوم ۵۴۶ صفحات پر مشتمل ہے، جسے بار دوم ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء کاظم بک ڈپو دہلی نے شائع کیا۔اس جلد کے اہم عناوین میں وفات حضرت عبداللہؑ ،نزول رحمت ،ولادت شہنشاہ رسالت ،ایام رضاعت ،ایام طفولیت ، کفالت ابیطالبؑ ،سن بلوغ ،اسباب رسالت ، عیسائیت کی خرابیوں کی مفصل کیفیت ،عرب کے الہامی مذاہب ،عرب میں ظہور اسلام تبلیغ رسالت ونبوت کا پہلے سال سے لے کر بارہویں سال تک کی تفصیلات اور پھر ہجری سال کے آغاز سے لے کر ۵ ہجری تک کے واقعات کا تحلیل و تجزیہ کیا گیا ہے۔جس میں جنگ بدر، جنگ اُحد، غزوہ بنی نضر، غزوہ خندق یاجنگ احزاب اور غزوہ بنی قریظہ کے واقعات درج ہیں۔اس جلد کا دیباچہ ۱۵ شوال ۱۳۴۴ھ کو لکھا گیا ہے۔

اس جلد میں بھی ان اضافات واحذافات واقعات کی حقیقت کا اپنے اپنے مقامات خاص پر انکشاف کر دیا گیا ہے، جس میں مولانا شبلی نعمانی نے اخفاء سے کام لیا تھا،بہت سے ایسے واقعات وحالات کی بھی نہایت تحقیق سے کامل تحقیق و تنقید کر دی گئ ہے جن کی حقیقت اور اصلیت پر خواہ مخواہ تائید عقائد تقلید اسلاف اور وہم وقیاس کے رنگارنگ طریقوں سے نقاب افگنی کی گئ ہے۔

اُسوۃالرسول ﷺ جلد سوم صفحات : ۵۲۰پر مشتمل ہے۔اس جلد کے اہم عناوین کا آغاز ۶ ہجری کے واقعات سے ہوتا ہے جس میں سب سے بڑا واقعہ صلح حدیبیہ ہے۔۷ ہجری میں غزوہ خیبر کی تفصیل، وادی القریٰ اور فدک کے معاملات، ہبہ فدک (۷ہجری) ، عمرۃ الصلح ،۸ہجری کا آغاز، فتح مکہ ، محاصرہ طائف، آغاز ۱۰، ۹ہجری حجۃالوداع ،واقعہ غدیر اور واقعہ قرطاس شامل ہیں۔اس جلد کے دیباچے کا اختتام ۲۵صفر ۱۳۴۷ھ کو ہوا ہے۔

جلد چہارم کی فہرست اخلاقیات ،سیاسیات ،تاسیس حکومت الٰہی ،استخلاف فی الارض جیسے موضوعات پر مشتمل ہے ۔اس جلد کا دباچہ جمادی الاول یوم جمعہ ۱۳۴۷ھ کو لکھا گیا ہے۔

اسوۃالرسول جلد پنجم ،۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۳۴۸ھ میں مکمل ہوئی ہے۔ پانچویں جلد آنحضرت ﷺ کی روحانیات ،قرآن مجید کے متعلق مخالفین کے متوہمانہ اعتراضات اور اُنکے جوابات ، صفات عدلیہ ،نبوت ،امامت، معاد،فروعات مذہب ،اسلام اور حقوق نسواں ،اسلام اور مسئلہ طلاق ، طلاق، قرآن مجید اور سیاسیات ،اسلام اور تمدن وارتقا کی تعلیم ،قرآن مجید اور عقلیات ،قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی قومی اور ملکی تنظیم جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔

"اُسوۃالرسول ﷺ" میں شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ پر تنقید کے اہم نکات

مولانا شبلی نعمانی کی " سیرت النبی ﷺ" اور فوق بلگرامی کی "اُسوۃالرسول ﷺ" کے تقابلی جائزے کی عنوان سے سید حسین عارف نقوی مرحوم کے مقالے میں مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ پر اُسوۃالرسول سے تنقیدی نکات کی فہرست کچھ یوں ہے :

۱۔ حقوق بنی ہاشم کے استخفاف واستیصال کے علاوہ جو مدت سے آپ کا شعار تالیف قرار پایا ہے جس کے لیے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ بنی اُمیہ کی جانب داری کے لیے آپ فطرتاً مجبور ہیں بہت سے واقعات قدیمہ اور مشاہدات عظیمہ ،جو تاریخ عرب ،آثار اسلام اور اخبار جناب سید الانام علیہ وآلہ السلام سے پورا تعلق رکھتے تھے قطعاً مرفوع القلم اور کالعدم فرمادیئے ہیں (ص۱۵) اُسوۃالرسول کے مصنف نے ایسے ۳۶ مقامات کی نشاندہی کی ہے (ص۱۵تا۳۰)

۲۔ بخاری کی مرویات میں استبعاد و اقرار مولف سیرۃ النبی ﷺ (ص۴۱) نہ شبلی صاحب غایت رسالت کو سمجھ سکے اور نہ بخاری صاحب حقیقت نبوت کو سمجھاسکے اور کیونکہ سمجھ سکتے یا سمجھا سکتے (ص۴۷)

۳۔ سیرۃ النبی ﷺ کی جلدوں میں ایک حدیث بھی ائمہ اہل بیتؑ سے نہیں لی گئی جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ شبلی صاحب کے نزدیک یہ بزرگوار قطعی ساقط الاعتبار ہیں اس طریق میں آپ پورے پورے اپنے شیخ الشیوخ امام بخاری کے مقلد ہیں (ص ۵۰)

۴۔ شبلی صاحب کی قرار دادہ معیار صحت حدیث: ہم ذیل میں شبلی صاحب کے قرار دادہ معیار صحت حدیث کو نقل کر کے اُن کے بعض مقامات پر بالا ختصار اپنی تنقیدی عبارت لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہ دس اصول تحریر کیے ہیں جو مولانا شبلی نعمانی کے قائم کردہ ہیں ، (ص ۹۴)

۵۔ واقدی کے حالات میں تو شبلی صاحب لکھ چکے ہیں کہ گویا وہ سلطنت کے ہاتھ بکا ہُوا تھا مگر تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ واقدی ہی پر موقوف نہیں باستشنائے معدودے چند، قریب قریب تمام حضرات سلطنت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

۶۔ تعجب ہے کہ شمس العلماء شبلی صاحب کے ایسے فاضل محقق اور کامل ادیب (ص ۱۴۹) اور آل فاطمہ کی ایسی غلط ترکیب خلاف قاعدہ و اصطلاح عرب قلم بند فرمائے شبلی صاحب کو کیا پڑی ہے کہ وہ توہین بنی فاطمہ کی کوئی تفصیل کریں تفصیل و تصریح کیسی یہی غنیمت ہے کہ آپ نے توہین کا اقرار کر دیا وہ بھی ظاہر ہے کہ ان حضرات کے ساتھ خلوص و عقیدت کے تقاضے سے نہیں بلکہ اپنے علماء کی اظہار و دیانت کی ضرورت سے (ص ۱۴۱)

۷۔ شبلی صاحب نے حضرت علیؑ اور آل (نبی) فاطمہ کی توہین اور احادیث موضوعہ کی کثرت تدوین کے متعلق اپنی عبارت دیباچہ میں جو ارشاد فرمایا تھا اور حقیقتاً ان اُمور کو چھپایا تھا ہم نے اس کی تفصیل و تشریح کر دی (ص ۱۸۷)

۸۔ سیرۃ النبی ﷺ کے ابہامات ،اضعافات ،احذافات ،اسقاط اور استخفاف و واقعات کے کامل مکاشفات کر دئے جائیں اور شبلی صاحب کے اُن اصول اور موضوعات تالیف کی حقیقت و اصلیت بتلادی جائے جن کو سیرت نگاری اور تاریخ نویسی سے کوئی مناسبت نہیں (ص ۲۴۵)

۹۔ تالیفات و تصنیفات کے ان اصول مسلمات کی تفصیل و تعمیل میں شبلی صاحب کی طرح خود غرضانہ اور جانب دارانہ فیصلہ جات اور اقتباسات و استخراجات کا غلط طریقہ نہیں اختیار کیا گیا ،اس مسلک اور اس طریقہ تالیف کے خلاف اُسوۃ الرسول ﷺ میں ہر مسئلہ ،ہر واقعہ کی اصل حقیقت کے انکشاف کر دئے جانے کو فرض اول قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۔ مولوی شبلی صاحب کی واقعات صحیح سے صریح چشم پوشی :افسوس ہے کہ مولوی شبلی صاحب نے اس واقعہ تاریخی کو جو سیرۃ بنی ہاشم کے لکھنے والے کو قلم بند کرنا از حد ضروری تھا بالکل مرفوع القلم فرما دیا ہے حالانکہ قریب قریب تمام عربی ماخذوں میں بالتفصیل مندرج ہے (ہاشم کے ساتھ اُمیہ کی مخاصمانہ مخالفت) اور ہم نے اُنہیں کے اصل ماخذ و مسند طبقات ابن سعد سے اوپر نقل کیا ہے اکثر حضرات بطور ظاہر اس فروگذاشت کو مولوی صاحب کی کمال عاقبت اندیشی اور غایت دور بینی تسلیم کریں گے شبلی صاحب نہ کوتاہ قلم ہیں اور نہ سہو و نسیان کے ملزم (ص ۲۶۷)

۱۱۔ مولوی شبلی نعمانی کا اکثر مقامات پر یہ لکھنا کہ "ابھی تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی" یہ بتلاتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اسلام میں کسی وقت شراب حلال بھی تھی اگر تنزیل حرمت کے اعتبار پر یہ قیاس فرمایا جاتا ہے تو اور بھی تعجب انگیز ہے۔ (ص ۳۳)

۱۲۔ مولوی شبلی صاحب سیرۃ النبی ﷺ میں اس مقام پر لکھتے ہیں کہ فرانس کے ایک مورخ نے لکھا ہے کہ ابو طالب چونکہ محمد ﷺ کو ذلیل رکھتے تھے ،اس لیے اُن سے بکریاں چرانے کا کام لیتے تھے ، لیکن واقعہ یہ ہے کہ عرب میں بکریاں چرانا معیوب کام نہ تھا بڑے بڑے شرفا اور امرا کے بچے بکریاں چرایا کرتے کرتے تھے۔ (ص ۴۲)

۱۳۔ شبلی نعمانی نے ابو طالب کا خطبہ نکاح پڑھنا تو تحریر فرمایا ہے مگر اُس خطبے کی عبارت نقل نہیں فرمائی یہ آپ کی کوتاہ قلمی اور اختصار پسندی کا خاص مقام ہے (ص ۸،۹)

۱۴۔ شبلی صاحب کا یہ فرمانا کہ "یہ قطعاً ثابت ہے کہ آپ بچپن اور شباب میں بھی جب کہ منصب پیغمبری سے ممتاز بھی نہیں ہوئے تھے مراسم شرک سے ہمیشہ مجتنب رہے" حقیقت ہے کہ شبلی صاحب نبوت ورسالت کی اصلی شان و حقیقت ہی کو نہیں سمجھے ہیں۔ (ص ۹۴)

۱۵۔ عکاظ کے خطبے میں حضور ﷺ شریک تھے اس بارے میں فوق مرحوم لکھتے ہیں "شبلی صاحب نہ اپنے کسی اقرار پر قائم رہتے ہیں اور نہ اپنے کسی مختار پر ذرا اپنے دیباچے میں نقل روایات کے متعلق اپنے مقرر کردہ حدود و نصاب یاد فرمائے جائیں پھر اپنے ادب و محاضرات کے حوالجات پر غور کیا جائے۔ (ص ۱۰۶)

۱۶۔ رسول اکرم ﷺ کے خاندان کا تغمائے شرافت اسی قدر تھا کہ اس صنم کدے (خانہ کعبہ) کے متولی تھے اور کلید بردار بایں ہمہ آنحضرت ﷺ نے کبھی ان بتوں کے آگے سر نہیں جھکایا دیگر رسوم جاہلیت میں بھی کبھی شرکت نہیں فرمائی، بالکل صحیح ہے جناب رسول خدا ﷺ نے کبھی جہالت وضلالت کے افعال ذمیمہ اور مراسم قبیحہ میں کبھی اپنی قوم اور اہل وطن کا ساتھ نہ دیا اور نہ اُن میں شرکت فرمائی لیکن مشکل تو یہ ہے کہ شبلی صاحب کی نظر توجہ ہمیشہ خاندان رسول ﷺ پر مبذول رہتی ہے اور شروع سے لے کر کفار قریش اور مشرکین کعبہ کے افعال ذمیمہ کی تصدیق و شہادت میں خاندان رسول ﷺ کے ہی رویہ اور اطوار کی مثالیں پیش کی جاتی ہے (ص ۱۵۵)

۱۷۔ شبلی صاحب سادات فیما بین بنوہاشم اور بنی اُمیہ کا دعویٰ کرتے ہیں تو حق دار کون تھا اور ناحق کون اس کا بھی اظہار کر دیا جائے لیکن اب ایسا نہیں کر سکتے بنی اُمیہ کی جانب داری جو آپ کا لازمہ فطرت ہے اور جس کا انتظام آپ نے شروع تالیف سے قائم کیا ہے صاف صاف کھل جائے گی اور تعیم سادات کا جو طلسم باندھا ہے۔برباد ہو جائے گا (ص ۲۱ حاشیہ)

۱۸۔ شبلی صاحب نے اپنے اس سوال کے جواب میں کہ انبیاء مرسلین سابقین کے مقابلے میں سرور عالم ﷺ نے کیا کیا؟ صرف حضرت نوحؑ اور جناب عیسیٰؑ کے استقلال کی مثال دکھلائی ہے حالانکہ مدعائے بحث سے اُن کے حالات کو مناسبت نہیں کیونکہ مدعاء سلسلہ بیان تو ایسی مثال چاہتا ہے کہ رنج وایذا ظلم و جفا کے مقابلے میں سوائے صبر ورضا کے شکوہ بددعا نہ کی جائے حالانکہ حضرت نوح نے اپنی اُمت کے مظالم سے تنگ آکر بددعا کی (ص ۲۷۹)

۱۹۔ شبلی صاحب کو کیا پڑی ہے کہ بنی ہاشم کے تفصیلی حالات پر توجہ دیں یہ تو آپ کے اصلی مقصود و موضوع کتاب کے خلاف ہے لیکن ہم بحثیت واقعہ نگار تمام حالات و واقعات پر نگاہ ڈالنی ضرور ہے اور خصوصاً واقعات جو واقعات کی حیثیت رکھتے ہیں (۴۰۱)

۲۰۔ شبلی صاحب کی موقع شناسی اور دقت رسی البتہ قابل تعریف ہے اپنے مطلب کا ایک شوشہ ملنا چاہیے دم کے دم میں مسلسل مضمون تیار (ص ۵۶)

۲۱۔ اب تو شبلی صاحب کو معلوم ہو گیا کہ انعقاد عَلَم کا رواج عرب میں ایام جہالت سے لے کر اسلام کی اشاعت تک برابر جاری رہا تو پھر آپ کے یہ دونوں دعوے کہ اس وقت تک لڑائیوں میں علم کا رواج نہ تھا اور یہ (خیبر) پہلا مرتبہ ہے کہ آپ نے تین علم تیار کرائے کس قدر واقعیت اور حقیقت کے خلاف ہو کر لغو ثابت ہوتا ہے، اب دیکھنا اور دکھلانا باقی رہ گیا ہے کہ شبلی صاحب کو ایسی لغو فرسائی کی کیا ضرورت واقع ہوئی ضرورت تو وہی ثابت ہوتی ہے جس کی طرف ہم اشارہ کر آئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ خیبر کے علم میں بمقابلہ دیگر علم ہائے معارک اسلامی کے ایک خاص شرف اعزاز اور شان امتیاز تھی (ص ۵۸)

۲۰۔ شبلی صاحب کی نقل وترجمہ میں کھلی تحریف: اصل ماخذ کی عبارت میں تحریف صاحبان تالیف کے لیے بڑی توہین وتضحیک کی باعث ہوتی ہے خصوصاً شبلی کے ایسے ذی مقدار اور ذوی اعتبار بزرگ سے ایسی لغزش تو سخت تعجب انگیز ہے آپ نے ابوسفیان کے آخر دقت تک کفر وضلالت کے ثبوت پر خواہ مخواہ پردہ ڈالنے کے لیے مکالمہ مذکورہ کو اصل عبارت میں ناتمام چھوڑ کر فوراً لکھدیا۔۔۔۔۔ طبری میں اس مکالمے کی وہ عبارت جس میں یہ واقعہ درج ہے اور جس کو آپ اس دلیری سے نقل وترجمہ میں چھوڑ گئے ہیں۔

شبلی صاحب اور ان کے معتقدین نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں کہ اُن کی حق پوشی سے کیا فائدہ ہوا جب کہ اُن کی اس تحریفانہ کوشش کے انکشاف کرنے والے دنیامیں کثرت سے موجود ہیں (ص،۱۵۹)

۲۱۔ شبلی صاحب کی دلی کوشش تو یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؑ کی کوئی خصوصیت بے داغ نہ چھوٹے اپنی اس کوشش میں کیسے ہی مجہول ،غیر معروف موضوع اور مصنوع کسی قسم کا کوئی واقعہ آپ کو ملنا چاہیے وہ فوراً درج کتاب ہے اب نہ اس وقت آپ کو اصول روایت کی تحقیق کی ضرورت ہے اور نہ خود اپنے سیاق عبارت درست کرنے کی احتیاج دیکھئے قبیلہ ہمدان کے اسلام لانے کا واقعہ جو مشہور متواتر اور متفقہ جمہور ہے۔ (ص ۳۴۸)

۲۲۔ شبلی صاحب نے اپنی قدیم عادت و مجبوری کی وجہ سے اس واقعہ کو (یمن میں حضرت علی ؑکی تبلیغی خدمات) احذافات استخضافات اور اختصارات کے خاص انداز سے تحریر فرمایا ہے عادت و مجبوری بھی وہی، فضائل علیؑ کا خوف دامن گیر ہے۔ (ص ۳۵۲)

۲۳۔ شبلی صاحب کی غرض خاص تو بنی ہاشم اور اہل بیت کے خصائص کا استخفاف ہے جو آپ کی تمام تالیفات کا موضوع خاص ہے اس لیے آپ ایسے موقعوں پر اپنے اُن ذخائر موضوعات سے کام لیتے ہیں۔ (ص ۴۹۳)

اُسوۃالرسول ﷺ کی جدید تلخیص مولانا الیاس یزدانی نے کی ہے جو تین جلدوں میں مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ لیکن یہ ایڈیشن پروف کی غلطیوں سے بھرا ہوا ہے اور محض تجارتی نیت سے جلد بازی میں شائع کیا گیا ہے۔اس کتاب کی مکمل پانچ جلدوں کی جدید اشاعت بہت ضروری ہے جو یقیناً دس بارہ جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

* * * * * * * * * *

حیات النبیؐ یعنی سوانح عمری

حضرت رسول مقبول ﷺ

ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر جھنگ سیالوی

ناشر: کتب خانہ اثناء عشری لاہور، طبع اول، تعداد: ۱۰۰۰، تعداد صفحات :۳۵۱،

موضوع: سیرت رسول اکرم ﷺ

ماہ نومبر ۱۹۲۵ء میں جماعت احمدیہ کے چند مبلغین نے جھنگ شہر میں صداقت اسلام پر لیکچر دیتے ہوئے، مذہب آریہ سماج کی بہت زیادہ تکذیب وتردید کی۔وہاں آریہ سماج کے چند لوگ بھی موجود تھے۔دوسرے دن آریہ سماج نے پورے شہر میں اپنے لیکچرز کی منادی کردی جس میں ہندو ومسلمان سب شریک ہوئے۔ اسی جلسے میں کتاب کے مؤلف ڈاکٹر نور حسین بھی موجود تھے۔اس لیکچر میں ایک سوامی صاحب نے جناب رسالتمآب سید نارسول اللہ ﷺ کی سیرت وحیات پر لیکچر دیا اور بہت سی غلط روایات پیش کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی۔پس یہی واقعہ اس کتاب کی تالیف کا سبب بنا۔کتاب کی غرض تالیف کے بارے میں خود مؤلف محترم کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

”جب سوامی صاحب کا لیکچر ختم ہوا یہ بندہ صابر ایک عاجز گنہگار خادم سید البشر ﷺ جھٹ سوامی صاحب کے نزدیک میز کے سامنے جا کھڑا ہوا۔سوامی صاحب کے حواس باختہ ہوگئے، تمام سماج میں سناٹا چھا گیا۔ ہر ایک شخص ہماری طرف دل وجان سے متوجہ ہو، سوامی صاحب نے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے، سامعین میں سے آواز آئی ڈاکٹر نور حسین۔نام سنتے ہیں سوامی صاحب نے فرمایا کہ تقریر کی اجازت نہیں۔ باضابطہ مناظرہ سماج کی معرفت کرائیں۔آخر کار تردید کی اجازت نہ ملی۔۔۔اس کے بعد مصمم ارادہ کرلیا کہ جناب سرور عالم ﷺ کے کتب شیعہ واہل

سنت سے صحیح صحیح حالات پبلک کے سامنے پیش کروں تاکہ آریہ سماج اور عیسائیوں کے غلط من گھڑت روایات واعتراضات سے مذہب اسلام سے لوگوں کو نفرت نہ ہو۔ایسانہ ہو کہ وہ لاعلمی وعدم واقفیت سے اسلام چھوڑ بیٹھیں۔۔۔الخ

مؤلف نے کتاب تالیف کرنے کی اور وجوہات بھی لکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ”مولوی شبلی صاحب نے سیرۃالنبیؐ لکھ کر اسلام میں ایک ہیجان عظیم پیدا کر دیا ہے۔یہ کتاب مفاد اسلامی کے لئے ضرر رساں اور زہر قاتل ثابت ہوئی، شبلی صاحب کی ساری عمر کا پروپیگنڈا اگرچہ یہ رہاکہ خاندان نبوی ﷺ کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم کی جائے۔۔۔اس کتاب میں اُنہوں نے اکابر علماء و مورخین سلف کی تغلیط وتکذیب میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور ہندی مسلمانوں کو وہابیت کی ڈگر پر ڈالنے کے لئے سعی بلیغ کی۔اس تمام کتاب کو پڑھ جائے حقیقت ختم نبوت تو کجا اس میں کہیں آپ کو شان نبوت ورسالت کی جھلک بھی نظر نہ آئے گی۔۔۔۔پس مسلمانوں کو حضرت رسول مقبول ﷺ کے صحیح صحیح حالات بتانے اور باطل کو مٹانے کے لئے میں نے قلم اُٹھائی ہے اور حتی الامکان صحیح روایات کتب سنیہ وشیعہ سے درج کی ہیں تاکہ اصلی شان رسالت دنیا پر ظاہر ہو۔(دیباچہ کتاب)

سیرت رسول اللہ ﷺ لکھنے کی ایک اور وجہ مولف یہ لکھتے ہیں کہ انگریزی خوان نوجوان انگریزی قصوں کہانیوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں اور غیر مذاہب کے ہیروز ومشاہیر کو دیکھنے کا زیادہ شوق رکھتے ہیں، جس کا اُن پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔اس لئے بہت ضروری ہے کہ اپنے رہبر وہادی اور نبی آخرالزمان ﷺ کے سچے حالات ان کے سامنے پیش کئے جائیں۔اسی طرح مسلمانوں میں اتحاد اور وحدت کی کمی کی وجہ سے جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں،اُن سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو سیرت رسول مقبول ﷺ سے آشنا کرانے کے لئے سیرت پاک کے حالات لکھنے ضروری ہیں۔

مؤلف نے کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے:

باب اول: جغرافیہ عرب،زمانہ جاہلیت،ضرورت النبی ﷺ،رسالت اور وحی کے معنی،قرآن مجید کی ضرورت جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔

باب دوم: خاندان رسالت،نسب نامہ آنخضرت ﷺ،بشارات محمدی ﷺ از توریت وانجیل وغیرہ پر مشتمل ہے۔

باب سوم: آغاز نبوت اور بعثت النبی ﷺ کے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔

باب چہارم: ہجرت النبی ﷺ کے سنہ ہجری کے مطابق حالات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

باب پنجم: نبی اکرم ﷺ کے شمائل مبارک، کلمات، خطبات، صفات النبی ﷺ پر دوسرے مورخین کے خیالات لکھے گئے ہیں۔

باب ششم: نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور اسلام کی خصوصیات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب سے مؤلف کی رسول اکرم ﷺ سے عشق ومحبت اور عقیدت وجذبات کی عکاسی ہوتی ہے اور مؤلف اپنے دور میں غیر مسلموں کی طرف سے آپ ﷺ اور دین اسلام کے بارے میں اعتراضات اور مسلمانوں کی سیرت شناسی سے دوری پر پریشان نظر آتے ہیں اور انگریز حکومت کی طرف سے جدید یورپی ثقافت کی ترویج کی بناپر مسلمان جوانوں کی دین اسلام سے لاپرواہی کو مسلمان ثقافت کی تباہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔انہی جذبات واحساسات کے ساتھ یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

****